گانا بجانا

قرآن وسنت کی روشنی میں

www.KitaboSunnat.com

مؤلفہ

حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب ظلہ العالی

ناشر

توحیدی کتب خانہ

متصل مدرسہ تعلیم الفرقان جامع مسجد توحید توحیدی چوک توحید نگر چاکیواڑہ کراچی ۱۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

المکتبۃ الاسلامیۃ للنشر
لاہور
نمبر .....

گانا بجانا

قرآن وسنت کی روشنی میں

مؤلفہ

جامع بیعت وطریقت حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب

خلیفہ مجاز قطب العالم شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

توحید کتب خانہ

متصل مدرسہ تعلیم الفرقان جامع مسجد توحید توحید چوک توحید نگر چاکیواڑہ کراچی ۱۵

قیمت ایک روپیہ پچیس پیسے صرف

(مکتبہ حمیدیہ زاہدیہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے حیائی پھیلانے والوں کو قرآن حکیم کا

253.925

انتباہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَۃُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۔ (النور ۱۹)

ترجمہ

بے شک وہ لوگ جو یہ بات پسند کرتے ہیں کہ مسلمانوں میں بے حیائی پھیل جائے ان کے لئے دنیا اور قیامت میں دردناک سزا ہے اور اللہ کا وقت التر جانتا ہے۔ تم نہیں جانتے۔

۹۹۰۰ بے ماڈل ٹاؤن لاہور
نمبر 02774

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳ ۲۵۷/۵۶۱:۱۰۳ الجنی

فہرست مضامین

نمبر شمار		صفحہ نمبر
۱	دیباچہ طبع سوم	۴
۲	تمہید	۶
۳	تلعب بالقرآن	۱۴
۴	گانا بجانا اور قرآن	۲۳
۵	پھلواری کا رد	۳۲
۶	گانے بجانے کی حرمت قرآن میں	۳۸
۷	عبارت میں خشیت کا ہونا	۴۷
۸	گانے بجانے کی حرمت احادیث میں	۴۹
۹	تمام مذاہب کا فیصلہ	۵۶
۱۰	صوفیائے کرام کا فیصلہ	۵۸
۱۱	شیعہ علما کا فیصلہ	۶۲
۱۲	بریلوی علما کا فیصلہ	۶۳
۱۳	دیوبندی علما کا فیصلہ	۶۴
۱۴	اشعار کا صحیح پڑھنا اور گانا بجانا	۶۵
۱۵	علما مصر کا فیصلہ	۷۳
۱۶	ریکارڈنگ کے متعلق سلطان عبدالحمید خان کا حکم	۷۴
۱۷	اسلام اور موسیقی از حبیب اللہ ندوی۔ ایک اہم مضمون۔	۷۴

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیباچہ طبع سوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وہ مسلمان جس کی شان قرآن کریم نے یہ بتائی ہے۔

اِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا (الفرقان ۷۲)

ترجمہ۔ جب ان کا گذر کسی لغو کام کے قریب سے ہوتا ہے تو دامن بچا کر نکل جاتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ (المومنون)

اور وہ مومن کامیاب ہوئے ہیں جو لغو کاموں سے کنارہ کرتے ہیں۔ جو آج کل مومن اور مسلمان کہلانے والے بحیثیت مجموعی لغو کاموں میں نہ صرف مصروف ہیں بلکہ ان کو فروغ دینے کے لئے رات دن کوشش کر رہے ہیں خصوصاً ان لغو اور بے ہودہ کاموں کی اشتہار بازی سنجیدگی سے توجہ دی جا رہی ہے جن کو اسلام نے مذہبی طور پر حرام قرار دیا ہے اور ملی طور پر قوم کی تباہی کا سبب قرار دیا ہے جس کا نتیجہ آج ہمارے سامنے ہے اسلامی تاریخ کے سب سے بڑی دشمن امیر البر میکانے بچانے کو نے تھرکے کا بہت بڑا دخل تھا جو سب جان چکے ہیں۔

آج سے چند سال پہلے اس لغو بلکہ ناجائز حرام اور ضرر رساں کی اسلامی نابت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کے لئے باقاعدہ کتابیں لکھی گئیں اور ان کی اشاعت کرائی گئی ان میں سے ایک کتاب
مسیحیت اور اسلام بھی ہے۔ احقر نے اس وقت قرآن و حدیث کی روشنی میں اس کا رد لکھا
تھا جو دو مرتبہ طبع ہو کر بیرون میں مقبول عام ہوا چنانچہ کوہستان راولپنڈی نے اس
پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا۔ یہ ایک نہایت مفید کتاب ہے جس میں نہایت اچھے
طریقے سے طاؤس و رباب کی ثقافت کو بے نقاب کیا ہے اور اس سلسلہ میں
قرآن حکیم احادیث نبوی اور ائمہ کرام کے ارشادات نہایت سلیقے سے جمع کر دیئے ہیں۔
مشہور علمی، دینی ہفتہ وار اخبار صدق لکھنؤ (بھارت)
نے لکھا۔

"گانا بجانا شاہ محمد جعفر صاحب ندوی پھلواری کی کتاب
اسلام اور موسیقی کے جواب میں ایک مدلل اور دلچسپ رسالہ ہے۔"

اب احباب کے اصرار سے تیسری مرتبہ شائع کیا جا رہا ہے جس
میں جناب مولوی نجیب اللہ صاحب راعظم گڑھ کا مضمون مزید
تائید کے لئے شامل کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں آمین

محمد زاہد الحسینی غفرلہ

محرم الحرام ۱۳۹۲ھ
فروری ۱۹۷۲ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ

آج ایک عزیز نے کتاب "اسلام اور موسیقی" جو کہ از مطبوعات ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور ہے تبصرہ اور تنقید کیلئے دی۔ اس کتاب کے مرتب شاہ محمد صاحب ندوی ہیں۔ شاہ صاحب نے اس کتاب میں موسیقی کے متعلق اپنی معلومات کا تجزیہ کرتے ہوئے یہ لکھا ہے کہ

"مجھے اس فن میں بحیثیت فن کے کوئی درک نہیں سننے کا ذوق ضرور ہے۔ اور کبھی کچھ گنگنا بھی لیتا ہوں مگر اس فن موسیقی میں کوئی درک نہ ہونے کے باوجود آپ نے اس خطرناک موضوع پر کیوں قلم اٹھایا وہ بھی شاہ صاحب کے الفاظ میں پڑھ لیجئے

"ہاں ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمارا یہ فرض فرد ہے کہ اس کی دینی حیثیت بھی پیش نظر رکھیں"

کچھ درک نہ ہونے کے باوجود آپ کے نزدیک اس کی حیثیت کیا ہے وہ بھی شاہ صاحب نے لکھا۔

"جہاں تک ہم غور کرسکے یہ مطالبہ نہ یکسر مادی ہے نہ تمام تر روحانی۔ یہ دونوں سے بلا علاقہ فاصلے ہے"

روحانیت اور مادیت کے امتزاج کا ایک مظاہرہ شاہ صاحب نے سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ کو ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترانہ میں نقل کیا جو دیکھوں ان کے بعض محفل سماع میں یوں گایا جاتا ہے۔

مَنْ کُنْتُ مولاہ فعلی مولاہ

دھر تو دم دھر تم تو دم تانا نالی

یَلَلی یَلَلی یَل لِلی !!!

مَنْ کُنت مولاہ فعلی مولاہ

کپورتھلہ کی شاہی مسجد کے سابق خطیب مولانا شاہ محمد ندوی کو باوجود یکہ علم موسیقی میں درک نہیں مگر پھر بھی ان کا کمال سمجھئے کہ وہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ کے نقل کردہ ترانے دھن میں بھی ادا کر سکتے ہیں جیسا کہ اسی صفحہ پر لکھا ہے

"مجھے اس ترانے کی دھن پوری طرح آتی ہے لیکن کاغذ پر اسے منتقل کرنا مشکل ہے"

معلوم ہوتا ہے کہ شاہ صاحب اس فن میں امام ہونے کے باوجود کسر نفسی کر رہے ہیں۔ بہر کیف اس ۱۰۶ صفحات کی کتاب میں مصنف نے کیا ثابت کرنے کی مذموم سعی کی اس کا اندازہ مندرجہ ذیل اقتباسات سے ہو سکتا ہے۔

حضرت داؤد علیہ السلام کے متعلق آپ کا فیصلہ یہ ہے کہ

"حضرت داؤد علیہ السلام کی پوری زندگی میں ہمیں جہاں موسیقی ترنم، سوز و ساز کی فراوانی دکھائی دیتی ہے" ص ۳۳۔

یہ موسیقی حضرت داؤد علیہ السلام کا ذاتی مشغلہ تھا یا اس کو دینی طور سے کچھ مقام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاصل تھا۔ وہ بھی پھلواری صاحب کی زبان سے سن لیجئے۔

"معلوم ایسا ہوتا ہے کہ سیدنا داؤد علیہ السلام کے دورِ نبوت میں عبادات و مناسک کا صرف ظاہری ڈھانچہ رہ گیا تھا اور روح نکل چکی تھی۔ سوز و گداز جو عبادت کی جان ہے۔ باقی نہ رہا تھا۔ یکسوئی، توجہ الی اللہ، عاجزی، لینت کی بجائے تقشف، سخت دلی، تنگ نظری، غرور عبادت، خشکی و خشونت پیدا ہو گئی تھی۔ سیدنا داؤدؑ نے بحکم الٰہی دلوں میں گداز اور نرمی پیدا کرنے کے لئے موسیقی اور اس کے لوازم سے کام لیا۔" ص۴۲

اس نبی علیہ السلام نے اس موسیقی کے لئے کن کن آلات کو کام میں لایا وہ بھی پھلواری صاحب کے قلم سے معلوم کر لیجئے۔

"اس لئے موسیقی کے ساتھ دس دس تاروں والی بربط اور یا نسلی جھانجھ دف وغیرہ کا استعمال بھی ساتھ ساتھ ہوا۔" ص۴۵

پھلواری صاحب کے نزدیک قوم کی ساری خرابیوں کا واحد علاج اور رجوع الی اللہ کا مجرب نسخہ "گانا بجانا" ہے اور یہ ان کا اپنا نظریہ نہیں بلکہ ان کا یہ کہنا ہے کہ یہ داؤد علیہ السلام کو حکم الٰہی ہوا تھا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝

پھلواری ایک اولوالعزم رسول علیہ السلام کی جو قلمی تصویر پیش کر رہے ہیں میں اس کا فیصلہ ناظرین کی دیانت اور ایمان پر چھوڑتا ہوں کہ وہ اپنے دل و دماغ میں یہ تصور قائم کر کے فیصلہ کریں کہ یہ نبی گزرے ہیں یا ..... نَعُوْذُ بِاللّٰہِ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھلواری اگر قرآن کریم کی تعلیمات سے باخبر ہوتے یا کسی سنہری مصلحت کی بنا پر اغماض نہ کرتے تو وہ قرآن کریم میں عربوں کی ذکر شدہ عبادت کو دیکھتے اور پھر اس پر قرآن کریم کا فیصلہ بھی دیکھتے تو وہ سمجھ جاتے کہ گانے بجانے سے اگر خدا راضی ہوتا اور قوم کی بگڑی ہوئی اخلاقی، سماجی حالت سدھر سکتی تو رب کریم اہل مکہ کو یوں خطاب نہ فرماتے۔

وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَتَصْدِيَةً ۔
فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ۔ (الانفال ۳۵)

ترجمہ۔ اور کعبہ کے پاس ان کی نماز (عبادت) سوائے سیٹیاں بجانے اور تالیاں بجانے کی اور کچھ نہ تھی۔ سو عذاب چکھو اس وجہ سے تم کفر کرتے تھے۔

اس کی تفسیر علامہ طنطاوی مصری نے جو فرمائی وہ بھی رد ہے لانہم کانوا علی دین الخلیل علیہ السلام وقد مضت الاحقاب تلو الاحقاب والقوم قد خلوا من الحکمۃ فانقلبت صلوتہم مدعاۃ للضحک والسخریہ من صفیر وتصفیق کما یفعل بعض جہلۃ الصوفیۃ من ضرب علی الافواہ ورفع الاصوات فی الطرقات والمساجد ولقد تفنن القوم بہذہ الجہالۃ العمیاء ونسوا الصلوٰۃ الاسلامیۃ والتوحید لذی الجلال والاکرام فیہا والتوجہ بالقلب اللہ فی العبادۃ شان کل دین نام عنہ حکماؤہ ورغاب عنہ علماؤہ وذہبت دولہ وضاع مجدہ وتبدل شانہ وغاب شمسہ واقبل ظلام دون ذہب ضیاءہ ونور مضاءہ واستبدل بسعودہ نحسا وبرفعتہ خفضا وبا وجد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خفیفا وبشر فترضعت ساء مثلا القوم الجاھلون ۔"

ترجمہ) اہل عرب خصوصاً اہل مکہ دین ابراہیمی پر تھے۔ مگر زمانہ کے مرور سے ان کی عبادت ملت ابراہیمی علیہ سے کٹ کر صرف تالی بجانے اور سیٹیاں بجانے میں آگئی۔ جیسا کہ آج بعض جاہل صوفی دف بجا کر راستوں اور مسجدوں میں اونچی آوازوں (سُروں) میں گاتے ہیں آج ہماری قوم بھی اس اندھی جہالت میں مبتلا ہو کر اسلامی عبادت کو بھول گئی۔ اور توجہ الی اللہ اور عبادت خداوندی کو چھوڑ بیٹھی۔ قوم کی اصلاح سے اس کے مصلح سو گئے اور علماء بھی غائب ہو گئے۔ اسی لئے یہ قوم عروج سے گر کر ذلت کے گڑھے میں جا پہنچی اور شرافت (علم و حکمت) کی جگہ ذلت کمینگی (گانے ناچ) نے لے لی ایسی جاہل قوم کی بڑی مثال ہے (طنطاوی صاحب پھلواری کے ہاں بھی مستند ہیں۔)

اسی طرح پھلواری نے یہ ثابت کرنے کی مذموم کوشش کی کہ تمام آلات لہو و لعب کا استعمال گانا بجانا، ناچنا عورتوں کو اس کام کے لئے پاس رکھنا ان کی بہت افزائی کرنا سب اسلامی تعلیمات کے مطابق ہے۔ چنانچہ کتاب مذکور کے صفحہ، ہجرت مدینہ کے دن عورتیں دف پر یہ گا رہی تھیں۔"

مسئلہ "دوسری چیز جو سازوں پر یا بغیر سازوں کے گائی جا سکتی ہے حمدیہ اور نعتیہ اشعار ہیں اگر ان میں کوئی آیت قرآنی یا اس کا ٹکڑا مصرعہ بن کر آجائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔"

حیرت کو تو بھانڈوں کی سُروں اور دھنوں پر گانے کی مثال گندہ پھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب یہاں قرآن پر بھی ہاتھ صاف کر دیتے کہ قرآن بھی سازوں پر گایا جا سکتا ہے۔

منہ "سیدنا داؤد علیہ السلام کے بعد اب ان چار صحابہ، تابعین، تبع تابعین محدثین، مجتہدین اور صوفیائے متقین کا ذکر بھی سنیئے۔ جن سے گانا اور مزامیر یا صرف گانا سننا ثابت ہے۔"

اس مغالطہ اور الزام شنیع کی تشریح کرتے ہوئے پھلواری لکھتے ہیں۔

منہ "وہ عبداللہ بن زبیرؓ کے پاس بربط بجانے والی باندیاں تھیں۔"

عنہ "وہ حضرت عمرؓ نے دف پر بھی آں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے فرمائش کر کے گانا سنا ہے۔"

عنہ "وہ حضرت عثمانؓ کے پاس دو باندیاں تھیں جو انھیں شب کو گانے سنایا کرتی تھیں۔"

وہ عمر فاروقؓ جسے دربار نبوت سے خطاب ملے لَوْ كَانَ بَعْدِيْ نَبِيًّا لَكَانَ عُمَرُ" وہ عمر جس کو سید دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے کہ جس گلی سے تو گزرتا ہے شیطان بھی وہاں سے بھاگ جاتا ہے۔ وہ گانے اور فرمائش کر کے دربار سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم میں سنے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ان امور سے تو اس قدر نفرت ہے کہ۔

فتح مکہ کے دن جب عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے مندرجہ ذیل اشعار پڑھے جن کا ترجمہ یہ ہے "اے اولادِ کفار اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ سے ہٹ جاؤ۔ آج ہم تم کو قرآن کے حکم کے مطابق ماریں گے جو دستوں کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپس میں الگ تھلگ کر دے گی اے اللہ میں قرآن
کے فیصلے کو مانتا ہوں۔"

حضرت عمر فاروق نے حضرت عبداللہؓ سے فرمایا کہ تم یہاں
اشعار پڑھ رہے ہو۔ اس پر حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"اے عمرؓ ان کو یہ اشعار پڑھنے دو۔ یہ تو کفار کے دلوں
میں تیروں سے زیادہ اثر کرتے ہیں۔"

(مبسوط کتاب السیر ص ۳۹)

وہ عثمان رضی اللہ عنہ جس کو سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر حیا
والا قرار دیتے ہوں کہ ان سے ملائکہ بھی شرماتے ہیں۔ وہ رات کو باندیوں
سے گانا سنتے۔ نعوذ باللہ

یہی پہلواری آگے چل کر گل افشانی کرتا ہے کہ
عبداللہ بڑے عبادت گذار فقیہہ تھے۔ خود گاتے تھے اور
لونڈیوں کو گانے سکھاتے بھی تھے۔" ص ۹۹

اسی کتاب کے ص ۹۹ پر فقہاء اور مشائخ کا گانا اور گانا سننے کا ذکر کرتے
ہوئے لکھا ہے کہ یہ مشائخ اور علماء جو گانا سنا کرتے تھے وہ علمی ادبی اشعار تھے یا
قوالی اور غنیہ کلام بھی۔ بلکہ وہ چند اشعار کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

"اس محبوبہ نے اپنی انگلیوں سے نخلہ کے کاغذ پر ایک پیغام
لکھ کر بھیجا جس میں خوشبو سے لکھا تھا کہ میں تم پر قربان تم مجھ سے
بے کھٹکے ملو کیونکہ مجھ سے تمہاری محبت سارے جہان میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشہور ہو چکی ہے۔ میں نے اس پیغامبر سے کہا کہ ذرا
ٹھہر و تاکہ میں آنکھوں اور سر کے بل چلوں۔" ص۶۹

اسی پر بس نہیں بلکہ

"بعض علماء و صالحین گانے بجانے والوں کو عورتوں میں
روپے بھی دیتے تھے۔" ص۱

یہ ہے اس کتاب کا خلاصہ جو ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور نے شائع کی اور جس کو ترتیب دینے والا بدنام کنندہ ناہنجار شاہ محمد جعفر پھلواری ہے۔ یعنی

"عاشقوں کے نام و پیام کے اشعار گانے والوں کے نام
دینا، اس کام کیلئے عورتوں کو رکھنا، رات بھر ان سے گانا سننا
ڈھولک، سارنگی، اور بانسری وغیرہ بجانا یہ نہ صرف علماء کا کام
رہا ہے بلکہ صوفیاء سے بڑھ کر تابعین، صحابہ اور خود رسول علیہ السلام
جیسے رسول ۔۔۔۔۔۔۔۔ کو حکم الٰہی ہوا کہ گانے بجانے
کو بطور عبادت کے ادا کرے اور امت کو بھی حکم دے۔"

اس سے زیادہ گمراہ کن اور کونسی کتاب ہو سکتی ہے۔ بس یہ کام نے اس سم قاتل کے دفاع کیلئے بطور تریاق اس کا جواب اسی وقت لکھنا شروع کیا اپنے تمام دوسرے علمی اور دینی مشاغل کو ترک کر کے اس طرف اس لئے متوجہ ہوا کہ اس سے کتنی مسلمانوں کی گمراہی کا خطرہ ہے۔ عیاش اور نفس و فجور کی فراوانی میں ایسے لٹریچر جلتی پر تیل کا کام دیتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تلعب بالقرآن کی ایک مثال

قرآن کریم نے یہود کی ایک مذموم عادت یہ بتائی ہے کہ وہ کتاب اللہ کی آیات کو اپنی چرب زبانی سے اس طرح بیان کرتے ہیں کہ سننے والا یہ سمجھ لیتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی بات ہے۔ مگر وہ سخت افترا کرتے ہیں۔ فرمایا۔

وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۔ (آل عمران ۷۸)	ترجمہ۔ اور بیشک ان میں سے ایک جماعت ہے کہ کتاب کو زبان مروڑ کر پڑھتے ہیں تاکہ تم یہ خیال کرو کہ وہ کتاب میں سے ہے حالانکہ وہ کتاب میں سے نہیں، اور وہ کہتے ہیں کہ اللہ کے ہاں سے ہے حالانکہ وہ اللہ کے ہاں سے نہیں۔ اور اللہ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولتے ہیں

اگرچہ قرآن کریم کی ہی یہ شہادت ہے کہ مفتری اور کذاب صرف دنیاوی طمع کے لالچ میں کچھ دولت حاصل کرتے ہیں۔ مگر وہ اپنے نظریہ فاسدہ میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ارشاد قرآنی ہے۔

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ	ترجمہ۔ اور اپنی زبانوں سے جھوٹ بنا کر نہ کہو کہ یہ حلال ہے اور حرام ہے تاکہ اللہ پر بہتان باندھو بے شک جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَ ۝ مَتَاعٌ فِی الدُّنْیَا ثُمَّ اِلَیْنَا مَرْجِعُھُمْ ثُمَّ نُذِیْقُھُمُ الْعَذَابَ الشَّدِیْدَ بِمَا کَانُوْا یَکْفُرُوْنَ ۝	اللہ پر بہتان باندھتے ہیں ان کا بھلا نہ ہوگا۔ تھوڑا سا فائدہ اٹھائیں اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

(النحل ۱۱۶-۱۱۷)

تاریخ فرق اسلامیہ جاننے والے حضرات بخوبی واقف ہیں کہ خلافت راشدہ کے بعد کئی قسم کے مختلف صورتوں میں پیدا ہوئے مگر آج ان کے نام و نشان تک مٹ گئے وقتی طور پر ان کو کچھ کامیابی ملی، مگر آخر کار نیست و نابود ہو گئے۔ اسی طرح پھلواری صاحب نے قرآن کریم کو چرب زبانی سے اپنے مدعا کیلئے استعمال کرنے کی مذموم سعی کی تھی۔ قرآن کی جمال پسندی، حسن و جمال پر قرآنی آیات سے استدلال کیا۔ یہ ثابت کرنے کی کوشش ہے کہ خوبصورتی و میک اپ، حسن و جمال زیب و زینت سب مرغوب باری تعالیٰ ہیں۔ میں یہاں صرف ایک ارشاد جو قرآنی مفہوم کو از خود واضح کر دے گا پیش کرتا ہوں۔

لفظ حسن سے مراد قرآن کریم میں خوش آوازی نہیں اور نہ یہ مخاشی اور عیاشی اشعار کا نام مراد ہے۔ بلکہ قرآن کریم نے خود حسن کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا۔

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ (حم السجدہ ۳۳)	(ترجمہ) اور اس سے خوبصورت کس کی بات ہے جس نے لوگوں کو اللہ کی طرف بلایا اور خود بھی اچھے کام کئے اور کہا بیشک میں بھی فرمانبردار ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی سب سے اچھی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا جائے۔ اور وہ بلانے والا فاسق و فاجر حدود اللہ کا توڑنے والا نہ ہو۔ بلکہ زبانی طور سے اطاعت کا اقرار کرنے کے ساتھ ساتھ خود بھی اعمال صالحہ کا پابند ہو۔

نوٹ:۔ شاید پھلواری صاحب کے مشورہ سے ریڈیو والوں نے اپنے لیٹر ہیڈ پر یہ آیت کریمہ درج کر دی ہے "قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا" (بقرہ ۸۳)

اسی طرح قرآنی اصطلاح میں زیب و زینت سے مراد وہ باوقار کیفیت ہے جو رجوع الی اللہ کے لئے ہے۔ ارشاد قرآنی ہے۔

يَا بَنِيْ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ	ترجمہ۔ اے اولاد آدم تم مسجد کی حاضری
عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا	کے وقت اپنا لباس پہن لیا کرو اور کھاؤ
وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا	اور پیو اور حد سے نہ نکلو (حرام کو حلال نہ
اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ	کرو) بے شک اللہ تعالیٰ حد سے نکلنے والوں
(الاعراف ع ۳)	کو پسند نہیں کرتا۔

اور جو زینت دین الٰہی سے بغاوت و سرکشی سکھاتی ہو وہ سراسر معیوب ہے۔ اور اس سے احتراز کرنا ضروری ہے۔ جیسا کہ قارون کو زینت حاصل تھی۔ اور فرعون کو حاصل تھی۔ اور وہ اس زینت سے خلق خدا و ندی کو گمراہ کرتے تھے۔ ان کے لئے پیغمبر برحق موسیٰ علیہ السلام نے بد دعا کی جو قبول ہو گئی قرآن کریم کی شہادت ہے

وَقَالَ مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ	ترجمہ۔ اور موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے
اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ	ہمارے رب تو نے فرعون اور اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زِينَةً وَّأَمْوَالًا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُّوا عَنْ سَبِيلِكَ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰى أَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ قَالَ قَدْ أُجِيبَتْ دَّعْوَتُكُمَا (یونس ۸۸-۸۹)

سرداروں کو دنیا کی زندگی میں زینت اور مال دیتے ہے ہمارے راستے سے گمراہ نکالا کہ انہوں نے لوگوں کو تیری راہ سے بھٹکا دیا۔ اے ہمارے رب ان کے مالوں کو برباد کر دے۔ ان کے دلوں کو سخت کر دے تاکہ وہ دردناک عذاب دیکھے بغیر ایمان نہ لائیں (جنقریں نہیں ہوتا ہاری تعالیٰ نے فرمایا بے شک تمہاری دعا قبول ہو چکی۔

پھلواری صاحب نے ان تمام آیات کو ذکر کیا جن میں لفظ حسن اور اس کے مشتقات لفظ زینت لفظ جمال آیا ہے۔ اور پھر نتیجہ کے طور پر یہ لکھا کہ۔

"بلاشبہ یہاں موسیقی کا کوئی ذکر نہیں لیکن آواز کی نرمی اپنی کرختگی کے مقابلہ میں یقیناً عند اللہ بھی محبوب ہے۔ نرم آوازیں جہاں ادب اور عاجزی کا پتہ دیتی ہیں وہاں حسن صورت کا بھی پہلو رکھتی ہیں۔ مختصر یہ کہ جہاں بدآوازی سے کراہت اور نفرت ہوتی ہے وہاں خوش آوازی اپنے اندر دلکشی اور محبوبیت بھی رکھتی ہے، اور یہ عین فطرت ہے۔ ایک خورد سال بچہ بھی موسیقی سنکر اپنا رونا بھول جاتا ہے اور کہتے ہیں کہ سانپ بین کی سریلی موسیقی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکر مست ہو جاتا ہے اور یہ کسے معلوم نہیں کہ حدی خوانی کا اونٹوں کی رفتار پر کیا اثر ہوتا ہے۔ اس کے اثر کا انکار گویا ہدایت کا انکار ہے۔ بلکہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ موسیقی فطرت میں داخل ہے اور ہر دور میں انسان اس سے دلچسپی لیتا رہا ہے۔ ص ۳۰۔

پھلواری صاحب نے اگر قرآن کی سورۃ احزاب کی آیت ۳۲ مطالعہ فرمائی ہوتو ان کو معلوم ہوا ہوگا کہ غیر محرموں کے ساتھ بات کرتے ہوئے حسن صورت نہیں کرختگی عند اللہ محبوب ہے۔ فرمایا۔

اِنِ اتَّقَیْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَیَطْمَعَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ	ترجمہ۔ اگر تم سے ڈرتی ہو تو دبی زبان سے بات نہ کیجیو کہ اس سے جس کے دل میں مرض ہے وہ طمع کرے گا۔

آیت کریمہ میں امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کو خطاب فرمایا ہے جنکو قرآن کریم نے ازواجہ امھاتھم (احزاب ع ۱) اور نبی علیہ السلام کی بیویاں مسلمانوں کی مائیں ہیں۔ امت کی مائیں قرار دیا ہے۔ یہ امت کی مائیں جن کا دامن تقدس اس قدر پاکیزہ ہے کہ آج دنیا کی کوئی عورت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی بات کرنے والوں میں وہ پاکیزہ وجود بھی ہیں جن سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں مگر خدا بطور اصول عصمت بیان کرتے ہوئے فرما دیا کہ۔

اگر خوف خدا دل میں ہے تو کسی سے بھی ایسی نرم آواز اور حسین لہجہ میں بات نہ کرو سب بات کرنے والے برابر نہیں۔ ان میں وہ بھی ہو سکتے ہیں جن کے دلوں میں فسق و فجور اور عہد معاشی کا روگ لگا ہوا ہے۔ شاید وہ نرم آواز سے کسی مغالطہ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبتلا نہ ہو جائیں۔ اسی لئے اجنبی عورتوں کو سلام دینا بھی ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ کہ کہیں فتنہ میں مبتلا نہ ہو جائیں۔

قال القرطبی لا یسلم علی النساء الشابات الاجانب خوف الفتنۃ

ترجمہ، امام قرطبی فرماتے ہیں کہ اجنبی جوان عورتوں پر سلام نہ کہے۔ اس سے فتنے کا خطرہ ہے۔

اسی طرح اگر ان کے ہاں کوئی بچہ ہو تو اس کو روتے وقت اور سلاتے وقت بجائے ریڈیو کی موسیقی کے صرف اللہ کا نام لیکر سلائیں وہ سو جائے گا۔ پہلے زمانہ میں ماؤں کا یہی دستور تھا۔ اسی طرح سانپ کا بین سے مست ہو جانا اور اونٹ کا جوش میں آجانا واقعی ٹھیک ہے۔ مستی کے لئے تو آج کل کی موسیقی مجرب ثابت ہو چکی ہے۔ مگر برائے خدا اس کو رجوع الی اللہ کے لئے استعمال کرنے کا مشورہ نہ دیں۔ اگر احادیث پر نظر ہو تو اس حدیث کا مطالعہ کریں جس میں ایک سفر کے دوران جس میں خواتین بھی شریک سفر تھیں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے انجشہ حدی خوان کو فرمایا کہ "انجشہ خیال سے کام لو آبگینے ہیں (بخاری و مسلم)

اس ارشاد کے دو معنی ہو سکتے ہیں اگر حدی کے نشے میں آکر اونٹ مستی کرنے لگے تو اس سے خواتین کے گرنے کا خطرہ ہے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے ان کے لئے خوش آوازی اور یہ لے مناسب نہیں۔ قرآن کریم نے تو ہمیں یہی بتایا ہے کہ مومن کے دل کا سکون اور اطمینان صرف ذکر الٰہی سے ہے ارشاد فرمایا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَرَضُوا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ۝ (رعد ۲۶)

ترجمہ۔ اور یہ دنیا کی زندگی پر خوش ہیں اور دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلہ میں کچھ نہیں۔ مگر تھوڑا سا اسباب۔

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ط (الرعد ۲۸)

وہ لوگ جو ایمان لائے۔ اور ان کے دل کو اللہ کے ذکر سے تسکین ہوتی ہے۔ یاد رکھو اللہ کی یاد ہی سے دل تسکین پاتے ہیں۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ط (انفال ۲ تا ۴)

ترجمہ۔ ایمان والے وہی ہیں جب اللہ کا نام آئے تو ان کے دل لرز جائیں اور جب اس کی آیتیں ان پر پڑھی جائیں تو ان کا ایمان زیادہ ہو جاتا ہے اور وہ اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں وہ جو نماز قائم رکھتے ہیں اور جو رزق ان کو ہم نے دیا ہے اس سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ یہی سچے ایمان والے ہیں ان کے رب کے ہاں ان کیلئے درجے ہیں اور عزت کا رزق ہے۔

البتہ بعض ایسے بھی لوگ ہیں جن کے ہاں ذکر اللہ کا کوئی دخل نہیں۔ قرآن حکیم سے نہ انس نہ تعلق، مجلس قرارت و تجوید سے نفرت، لایعنی باتیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(قرآن حکیم سے خالی، نماز سے دور مگر شیخ اور رسمانہ کے دلدادہ کچے پکے گانوں کے ماہر۔ محفل رقص و سرود کے کرتا دھرتا ہیں۔ ان کے بارے میں قرآن حکیم کا ارشاد ہے۔

وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ۔

(ترجمہ) اور جب ایک اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو جو لوگ قیامت پر یقین نہیں رکھتے ان کے دل نفرت کرتے ہیں اور وہ صرف دنیاوی مرتبوں کے طالب اور جب اس کے سوا اوروں کا ذکر کیا جاتا ہے تو فوراً خوش ہو جاتے ہیں۔ (الزمر ۴۵)

علی ہذا القیاس قرآن کریم میں معیار حسن اور قبولیت ظاہری زیب و زینت حسن و جمال نہیں۔ بلکہ قرآن حکیم کے ہاں تو معیار قبولیت ایمان ہے ارشاد قرآنی ہے۔

وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ (بقرہ ۲۲۱)

(ترجمہ اور البتہ مومن غلام (بھی) مشرک سے بہتر ہے اگرچہ وہ تمہیں اچھا ہی لگے۔ (اس لئے) یہ مشرک دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ جنت اور بخشش کی طرف اپنے حکم سے بلاتا ہے

خلاصۃ المرام یہ ہے کہ

ایک مسلمان کیلئے کسی بات کے قبول کرنے یا نہ کرنے کا سب سے بڑا معیار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خداوند قدوس کا ارشاد ہے۔ اگر قرآن حکیم یا اس کی تشریح سنت نبوی سے ایک بات صحیح ثابت ہو جائے اس کو مان لیا جائے اور اگر اس کے خلاف تعلیمات ہوں تو اس سے گریز کیا جائے۔ خواہ انسان طبعی طور سے یا دلائل منطقیانہ سے اس کو پسند کرے یا ناپسند، ارشاد قرآنی ہے۔

وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا	ترجمہ۔ اور ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو
شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ	ناپسند سمجھو مگر وہ اللہ کے ہاں تمہارے لئے
وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ	بہتر ہو اور ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو پسند
شَرٌّ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَ	کرو اور وہ تمہارے لئے نقصان دہ ہو
اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝	اور اللہ ہی نفع و نقصان کو جانتا
(بقرہ ع ۲۱۶)	ہے اور تم نہیں جانتے۔

قرآن کریم نے خصوصی طور سے خواہشات نفسانی کو معبود بنانے سے روکا ہے۔ جو جی میں آیا اسے قرآن سے ثابت کرنے کی مذموم سعی کی۔ قرآن حکیم نے اس علم کو ایسی گمراہی قرار دیا ہے کہ اس کی اصلاح بھی ناممکن ہی سمجھ لیجئے۔ ارشاد فرمایا۔

اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ	ترجمہ بھلا آپ نے اس کو بھی دیکھا جو اپنی
هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ	خواہش کا بندہ بن گیا۔ اور اللہ نے اس کی
وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ	سمجھ کے باوجود اس کو گمراہ کر دیا۔ اور اس کے
وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً	کان دل پر مہر کر دی، اور اس کی آنکھ پر
فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ	پردہ، پھر اللہ کے بغیر اسے کون ہدایت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ کر سکتا ہے۔ پھر تم کیوں نہیں
(الواقعہ ۲۳) سمجھتے۔

اسی تلعب بالقرآن کی ایک مثال اس کتاب میں ملتی ہے۔ جسے "اسلام اور موسیقی" کے نام سے شائع کیا گیا۔

گانا بجانا اور قرآن

پھلواری صاحب کو قرآن کریم سے تو گانے بجانے کا ثبوت نہ مل سکا۔ البتہ انہوں نے حضرت داؤد علیہ السلام کے متعلق بائیبل کے حوالے سے یہ ثابت کیا۔ ص ۳۴

(۱) حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس متعدد مغنی گانے والے موجود تھے۔

(۲) عام طور پر بانسری، بربط، ستار، دف اور جھانجھ بطور ساز استعمال کئے جاتے تھے۔

(۳) خاص گیتوں کے لئے خاص خاص سُر مقرر تھے۔

(۴) صرف حضرت داؤدؑ نہیں بلکہ حضرت سلیمانؑ اور ان کے وزیر آصف بھی یہ گیت گاتے تھے۔

حضرت داؤد علیہ السلام کے متعلق بائیبل اور قرآن کا نظریہ بائیبل تو حضرت داؤد علیہ السلام کو

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(الف) بادشاہ ماننی ہے۔

(ب) اور وہ بھی ایسا بادشاہ جس نے کبھی دھوکے سے کام لیا ہو۔

(ج) حضرت داؤد علیہ السلام شاعر اور موسیقار تھے۔

(د) جو حمدیں ان کی طرف منسوب ہیں وہ غیر یقینی ہیں۔

(انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا جلد ساتویں ۷۵۴ بحوالہ
وڈکشنری آف بائبل اور انسائیکلوپیڈیا آف بائبل)

بائبل نے جو اخلاقی کیفیت حضرت داؤد علیہ السلام کی بیان کی ہے اس کے لئے سموئیل ۱۱ : ۱ تا ۲۷ ملاحظہ کر لیں۔ ملاحظہ کیا جائے۔ کیا پھلواری صاحب حضرت داؤد علیہ السلام کو اسی طرح مانتے ہیں؟ مگر قرآن کریم نے حضرت داؤد علیہ السلام کا تعارف جس طرح کرایا ہے وہ درج ذیل ہے۔

(۱) وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ اِنَّهٗ اَوَّابٌ ۝ اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ ۝ وَالطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً كُلٌّ لَّهٗ اَوَّابٌ ۝ وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ۝

(ص ۱۷ تا ۲۰)

(ترجمہ) اور یاد کرو ہمارے بندے داؤد کو جو بڑا طاقتور تھا بیشک وہ اللہ کی طرف رجوع کرنے والا تھا بیشک ہم نے پہاڑوں کو اس کے تابع کر دیا تھا کہ وہ شام اور صبح تسبیح کرتے تھے اور پرندوں کو بھی جو جمع ہو جاتے تھے ہر ایک اس کے تابع تھا اور ہم نے اس کی سلطنت کو مضبوط کر دیا تھا اور ہم نے اسکو نبوت دی اور اچھے فیصلے کرنے کا سلیقہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ ۝

اے داود بے شک ہم نے آپ کو زمین میں نائب بنایا ہے۔

(ص ع ۲۶)

(۳) وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ۭ يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ ۚ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ۝ اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِي السَّرْدِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۭ اِنِّىْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝

اور بیشک ہم نے داود کو اپنی طرف سے بزرگی دی تھی اے پہاڑو ان کے ساتھ ملکر تسبیح کیا کرو، اور پرندوں کو بھی ہم نے تابع کر دیا تھا اور ہم نے ان کیلئے لوگ کے لغیر لوہا نرم کر دیا تھا۔ کہ کشادہ پوری زرہیں بنائیں اور اندازے سے کڑیاں جوڑا اور تم راست کے لوگو، سب نیک کام کرو۔ بے شک میں تمہارے عملوں کو دیکھنے والا ہوں۔

(والسباء ع ۱۲)

(۴) اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ ۚ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۝

(النساء ع ۱۶۳)

ہم نے تیری طرف وحی بھیجی جیسی نوح پر وحی بھیجی، اور ان نبیوں پر جو اس کے بعد آئے۔ اور ابراہیم اور اسماعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور اس کی اولاد اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان پر وحی بھیجی اور ہم نے داود کو زبور دی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۵) وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ كُلًّا هَدَيْنَا وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ (انعام ۸۴-۸۹)

اور ہم نے اس (ابراہیم) کو اسحٰق اور یعقوب بخشا۔ ہم نے سب کو ہدایت (و نبوت) دی، اور نوح کو بھی پہلے ہدایت (و نبوت) دی، اور اسکی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون ہیں۔ اور اسی طرح ہم نیکوکاروں کو بدلہ دیا کرتے ہیں۔ اور زکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ اور الیاس (سب) نیکوکاروں میں سے تھے۔ اور اسمٰعیل اور الیسع اور یونس اور لوط (سب) کو ہم نے جہان والوں پر فضیلت دی تھی۔ اور ان کے باپ دادا اور اولاد اور بھائیوں میں سے بھی (بہت سے لوگوں کو فضیلت دی) اور ہم نے ان کو برگزیدہ کیا اور سیدھا رستہ دکھایا۔ یہ خدا کی ہدایت ہے وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اس پر چلاتا ہے اور اگر وہ (بھی) شرک کرتے تو جو عمل وہ کرتے تھے سب اکارت جاتے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کو ہم نے کتاب اور شریعت (حرام و حلال کرنے کا حکم) اور نبوت دی۔

(۱۰) وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا (بنی اسرائیل ۵۵)

اور ہم نے داؤد علیہ السلام کو زبور دی۔

(۱۱) وَسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝ وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ۝ (الانبیاء ۷۹-۸۰)

اور ہم نے داؤد کے ساتھ پہاڑ اور پرندے تابع کر دیئے تھے جو تسبیح کیا کرتے تھے۔ اور ہم نے تمہارے لئے زرہیں بنانا بھی سکھایا تاکہ تمہیں لڑائی میں محفوظ رکھیں۔ پھر کیا تم شکر کرتے ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۵) وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًا وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ (النمل ۱۵)

اور ہم نے داؤدؑ اور سلیمانؑ کو علم (نبوت) دیا۔ اور ان دونوں نے کہا کہ سب تعریف اس اللہ کی ہے جس نے ہم دونوں کو اپنے بہت سے مومن بندوں پر فضیلت دی۔

آیات مسطورہ بالا میں حضرت داؤد علیہ السلام کا تعارف یوں کرایا گیا۔

الف:۔ آپ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں۔ ان کو کتاب دی گئی۔

ب:۔ ان کی کتاب کا نام زبور ہے۔

ج) وہ اللہ تعالیٰ کے اسی طرح رسول اور نبی ہیں جس طرح باقی انبیاء اور رسل ہیں علیہم السلام۔

د) آپ کو اللہ تعالیٰ نے لفظ خلیفہ سے مخاطب فرمایا۔

ھ:۔ آپ کو اور آپ کے بیٹے سلیمانؑ کو بہت سے ایمانداروں پر شرف دیا۔

ف:۔ آپ کے معجزات میں سے مندرجہ ذیل ہیں۔

آپ کے ساتھ پہاڑوں اور پرندوں کا تسبیح کرنا۔

آپ کے ہاتھ پر لوہا نرم کر دیا گیا تھا۔ اور اس سے وہ زرہیں بناتے تھے۔

وہ بڑے صاحب قوت تھے۔

وہ معاملہ فہم تھے۔ علیہ السلام)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبل از اعلان نبوت و اعطائے رسالت بھی آپ اس قدر بہادر اور زور آور تھے۔ کہ آپ نے جالوت کو قتل کیا تھا۔

وقتل داؤد جالوت (بقرہ ع ۳۲) اور داؤد نے جالوت کو مار ڈالا

اگر حضرت داؤد علیہ السلام واقعی ستار بجانے والے گانے والے تھے تو قرآن اس کا ذکر بھی کر دیتا۔ قرآن کریم کی اس شہادت حقہ کے بعد بائیبل کے محرف حوالوں سے اللہ تعالیٰ کے اس مقدس رسول علیہ السلام کے خلاف ایسے سنگین الزامات عائد کر دینا سب سے بڑا گناہ اور جرم عظیم ہے۔ اسی طرح حضرت سلیمان علیہ السلام کے متعلق یہ الزام کہ وہ بھی گیت گاتے تھے۔ ظلم عظیم ہے۔ قرآن عظیم نے حضرت سلیمان کے متعلق فرمایا۔

نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗ اَوَّابٌ (ص ع ۳) حضرت سلیمان بہت اچھے بندے اور اللہ کی طرف رجوع کرنے والے تھے

تنبیہہ: پھلواری صاحب نے معجزۂ نبی کا انکار کرتے ہوئے یہ لکھا "پہلی آیت کی تفسیر اس وقت ہمارے پیش نظر نہیں۔ تاہم سرسری طور پر یہ کہہ سکتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی تسبیح اور مناجات کا انداز ایسا دلکش اور مسحور کن ہوتا تھا۔ کہ در و دیوار سے وہی چیز نکلتی معلوم ہوتی تھی اور پرندوں پر بھی بے خودی طاری ہو جاتی تھی"

(کتاب موسیقی اور اسلام صفحہ ۴)

یعنی آپ کی موسیقی کی گونج پہاڑوں سے اٹھا کرتی تھی، در و دیوار لفظ قرآن میں کہاں ہے؟ قرآن میں لفظ جبال ہے اور ان کو حکم دیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یجبال اوبی معہ یعنی پہاڑ بھی رجوع الی اللہ کرتے تھے اور یہ کیوں مستبعد ہے جب کہ قرآن کریم کی شہادت ہے کہ

"اگر ہم اس قرآن کو پہاڑ پر نازل کر دیتے تو وہ بھی خشیت الٰہی سے ریزہ ریزہ ہو جاتا۔"

(ترجمہ آیت ۲۱ سورہ الحشر)

قرآن ہی میں ہے کہ جب تجلی الٰہی کوہ طور پر ہوئی تو وہ ریزہ ریزہ ہو گیا۔ ارشاد قرآنی ہے۔

فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا	پھر جب اس کے رب نے پہاڑ کی طرف تجلی کی تو اس کو ریزہ ریزہ کر دیا۔
(اعراف ۱۴۳)	

سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم احد پہاڑ پر تشریف لے گئے تو وہ کانپ اٹھا۔ بقول اقبال مرحوم

"یہ مجاز نہیں بلکہ حقیقت ہے جب کہ ساری کائنات ہی کے سامنے بیچ اور تابعدار ہے تو ایک پہاڑ کی کیا وقعت ہے۔"

(انوار اقبال ص۱۰۴)

ندوۃ العلماء کے تاج کا کوہ نور سید سلیمان ندوی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تعارف کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

"اس نبی علیہ السلام کی انگلیاں پانی کی نہریں بہاتی ہیں اس کے نفس پاک سے بیمار تندرست ہو جاتے ہیں۔ اور مُردے جی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اٹھتے ہیں۔ وہ تنہا مٹھی بھر خاک سے پوری فوج کو تہ و بالا کر سکتا ہے کوہ و صحرا، بحر و بر، جاندار اور بے جان، بحکم الٰہی سب اس کے آگے سرنگوں ہو جاتے ہیں۔"

(سیرۃ النبی جلد سوم ص۳)

جب اسی آیت میں ان کے ہاتھ سے لوہے کے نرم ہونے کا ذکر ہے تو پہاڑوں اور پرندوں کا تسبیح کرنا کیوں ناممکن ہے۔

حضرت داؤد علیہ السلام کے متعلق قرآن کی تعلیمات

فائدہ! کا خلاصہ گزر چکا ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت داؤد علیہ السلام کے متعلق فرمایا۔ کہ سب نمازوں سے محبوب اللہ تعالیٰ کے ہاں حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز ہے۔ کہ آدھی رات سویا کرتے تھے اور ایک تہائی اللہ تعالیٰ کو یاد کر کے پھر چھٹا حصہ رات کا آرام فرمایا کرتے تھے۔

سب سے بہتر اور محبوب روزہ اللہ تعالیٰ کے ہاں حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے کہ آپ ایک دن روزہ رکھا کرتے تھے اور ایک دن افطار فرمایا کرتے تھے۔ (بخاری مسلم)

اوراق آئندہ میں گانے بجانے کی حرمت اور پھلواری صاحب کے دلائل باطلہ کا رد قرآن حکیم، احادیث، اجماع امت کی روشنی میں پیش کیا جائے گا۔ ان اوراق میں کتاب "جامع التحریر" کو چراغ راہ بنایا گیا ہے۔

کتاب "جامع التحریر فی حرمۃ الغناء والمزامیر" میرے والد ماجد فی الدنیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحاج قاضی غلام جیلانی قدس سرہ العزیز کی تصنیف ہے۔ جو مغفور نے آج سے پچاس سال پہلے شائع فرمائی تھی۔ اور اس کا معقول جواب لکھنے والے کے لئے ایک ہزار روپیہ نقد انعام مقرر کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور مسلمانوں کو گمراہی سے محفوظ رکھیں۔ آمین

قاضی محمد زاہد الحسینی عفرلہ

۱۴ محرم ۱۳۸۳ھ مطابق ۲ جون ۱۹۶۳ء

ایبٹ آباد

مختصر تذکرہ حضرت والد ماجد قدس سرہ

آپ کا اسم گرامی قاضی غلام جیلانی ولد مولانا ناد حسین ہے آپ علوم ظاہریہ و باطنیہ میں فاضل روزگار تھے حضرت خواجہ محمد سراج الدین رحمہ اللہ موسیٰ زئی شریف سے آپ کو خلافت طریقت حاصل تھی شیخ الدلائل عبدالحق مہاجر مکی نے آپ کو دلائل کی اجازت کا مجاز فرمایا۔ مولانا عبدالاول مرحوم جونپوری جیسے فضلاء حضرت سے فیضیاب تھے آپ نے رد بدعت اور احیاء سنت کے سلسلہ میں تقریباً پچاس کتابیں لکھیں، بنگال اور گجرات میں آپ کے مریدوں کی تعداد ہزاروں تک ہے۔ آپ ۳ ذیقعدہ ۱۳۶۹ھ کو رحلت فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھلواری کی تردید

اس سے قبل کہ گانے بجانے کی حرمت قرآن وسنت، اجماع امت اور تعامل اولیاء اللہ سے ثابت کی جائے۔ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ پھلواری کے ان دلائل کا تجزیہ کیا جائے۔ جو اس نے اس کے جواز میں پیش کئے۔

پہلی حدیث، ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ۔

"حضور نے مجھ سے فرمایا کہ میں رات تمہاری تلاوت قرآن سن رہا تھا۔ تمہیں تو لحن داؤدی عطا ہوا ہے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اگر مجھے معلوم ہوتا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سن رہے ہیں تو میں اور عمدگی سے پڑھتا۔" ص۳۷

اس حدیث میں نہ گانے کا ذکر نہ سُر کا ذکر بلکہ مقصد واضح ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نہایت پیار اور محبت سے تلاوت قرآن کریم فرما رہے تھے جس میں خود لفظ تلاوت موجود ہے۔ اس کا کون انکار کر سکتا ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت نہایت ادب واحترام اور دل لگا کر سے کی جائے اس سے گانے کا جواز کیسے نکل آیا؟

دوسری حدیث طبرانی کی ایک روایت ہے کہ حضور صلی اللہ وسلم نے پوچھا اُس یتیمہ کا (جو عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ہوا۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ ہم نے اسے اس کے شوہر کے پاس رخصت کر دیا۔ فرمایا تم نے کوئی عورت اس کے ساتھ نہ کر دی جو گاتی اور دف بجاتی ہوئی ساتھ جاتی۔ الخ ص۳۰

اس کے جواب میں سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ اگر دلہن کی رخصتی پر گانے والی کا ساتھ بھیجنا ضروری ہوتا تو آپ اپنی لخت جگر فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ضرور بھیجتے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے علامہ بدرالدین عینی نے فرمایا حدیث ضعیف وقال احمد حدیث منکر (عینی شرح بخاری جلد ۹ صفحہ ۲۳)

تیسری حدیث میں ہے کہ

ربیع بنت معوذ کی رخصتی پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر رونق افروز ہوئے اور وہاں ان کے گھرانے کی چند لڑکیاں دف بجا بجا کر جنگ بدر میں شہید ہونے والے بزرگوں کی مدح سرائی کرنے لگیں۔ ایک نے اچانک یہ کہہ دیا ہم میں ایسا عظیم نبی تشریف فرما ہے جو جانتا ہے کل کیا ہوگا۔؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ چھوڑ دو اور وہی کہو جو پہلے کہہ رہی تھی۔

اس حدیث سے پھلواری صاحب گانے کا نہ صرف جواز نکالا، بلکہ اس سے اس نے یہ بھی ثابت کرنے کی کوشش کی کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے "گانے والوں کی اصلاح کی" جیسا کہ ان کی کتاب ریاض السنۃ ص۴۹ مطبوعہ ادارہ ثقافت اسلامیہ میں موجود ہے۔ اس روایت پر اگر غور سے نظر انصاف ڈالی جائے تو مندرجہ ذیل امور واضح ہو جاتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) وہ پیشہ ور گانے والی عورتیں نہ تھیں جس پر لفظ لغنا رلیتے ہمارے خاندان کی) دلالت کر رہا ہے۔

(۲) وہ عورتیں نہ تھیں بلکہ چھوٹی بچیاں تھیں۔ جو ہر بات جو ہر یہ کہتی ہے جو کہ جاریہ کی تصغیر ہے یعنی چھوٹی بچی۔

(۳) وہ گانی نہیں تھیں بلکہ شہداء بدر کے محاسن بیان کرتی تھیں، لفظ مذدیہ کا معنی لغۃ الحدیث مختارات الصحاح میں ہے۔

"مذب المیت بکی علیہ وعدد محاسنہ"

اس میں گانے کا مفہوم کہاں سے نکلا۔؟

(۴) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو شہداء بدر کی مدح اور ان کے حالات سننے کا شوق تھا۔ اس لئے وہی کہنے کا حکم فرمایا، اس میں کوئی اصلاح فرمائی۔ کونسا وزن درست فرمایا۔ کونسی وضع اور ترتیب (نعوذ باللہ) قرآن کریم تو سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرما رہا ہے

وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ ہم نے آپ کو نہ شعر سکھایا اور

وَمَا یَنْۢبَغِیْ لَهٗ ط نہ شعر آپ کے منصب نبوت کے

(یٰسین) مناسب ہے۔

اس لئے اگر آپ سے کوئی مسجع اور مقفیٰ بات ثابت بھی ہو جائے تو علماء کرام نے اس کو شعر نہیں کہا۔ جیسا کہ بنا مسجد قبا کے موقع پر سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا۔

لاعیش الا الاخرہ اللھم ارحم الانصار والمھاجرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشہور مؤرخ اسلام و سیرت نگار ابن ہشام رقمطراز ہے کہ آپ کا یہ ارشاد۔

کلام دلیں برجزے ترجمہ، کلام ہے رجز شعر نہیں

امام شافعی رحمۃ اللہ جیسے جلیل القدر امام جن کے متعلق امام غزالی جیسے بلند پایہ امام ہیں۔ فرماتے ہیں۔

لولا الشعر بالعلماء ترجمہ، اگر شعر علماء کے لیے باعث
یزری لکنت الیوم اشعر عیب نہ ہوتا تو میں آج لبید سے
من لبید بھی اچھا شاعر ہوتا۔

بہرکیف قرآن کریم کی اس نص قطعی کے خلاف سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اقدس کو باعبار بنانا اسلام دوستی اور اطاعت رسول نہیں، اس لئے یہ حدیث اور یہ واقعہ بھی گانے بجانے کے خلاف ہے۔ اگر گانا بجانا موجودہ رسوم کے مطابق درست ہوتا تو وہ لڑکیاں بجائے جنگ بدر کے شہداء کے مناقب اور اوصاف کے دوسرے گیت گاتیں۔ وہ مجاہد اور غیور قوم تھی، ان کے ہاں شادی میں بھی ایسے ہی اشعار پڑھے جایا کرتے تھے، جن کا تعلق قوم کے ارتقاء کے ساتھ ہو آخر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کو کیوں روکتے؟

چوتھی حدیث، جس میں ذکر ہے کہ حضرت عائشہؓ کے پاس عید کے دن دو لڑکیاں جنگ بعاث کے متعلق اشعار پڑھ رہی تھیں اس سے بھی گانا بجانا ثابت نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(الف) وہ دو لڑکیاں پیشہ ور گانے والی نہ تھیں۔ اسی روایت میں عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں وبسیتا بمغنیتین (وہ دونوں لڑکیاں گانے والی نہ تھیں)

نوٹ: بھلواری صاحب نے یہ حدیث نقل کرتے ہوئے یہ جملہ ذکر ہی نہیں کیا۔ اسے کہتے ہیں صحافتی خیانت اور دینی سرقہ۔

ب: اسی روایت میں ہے کہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرۂ اقدس دوسری طرف پھیر لیا اور آپ نے ان کو انعام نہیں دیا اور نہ ان ہمت افزائی کی۔

ج: یہی روایت مسلم میں ہے۔ اس میں ہے کہ سید الانبیاء نے چہرۂ اقدس کو ڈھانپ لیا تھا

د: حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ان لڑکیوں کو ڈانٹا۔

ھ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ان کو اشارہ کیا وہ چلی گئیں۔

ف: یہ اشعار بھی جنگ بغاث کے متعلق تھے ان کے گاتے وقت نہ ساز تھا نہ سوز تھا۔ نہ تالی تھی نہ طبلہ، ایسے اشعار پڑھے جن سے بذبہ جہاد اور قومی وقار پیدا ہو جاتا ہے

ز: اسی حدیث میں تصریح ہے کہ عید کا دن تھا۔

پانچویں حدیث: جس میں سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال میں انصار مدینہ کی بچیوں کا وہ اشعار پڑھنا منقول ہے اس سے بھی گانے بجانے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا کوئی ربط اور تعلق نہیں۔ اس لئے کہ

(الف) یہ اشعار مدحیہ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت اور صفت ہے۔

(ب) اس میں کہاں ذکر ہے کہ ساز اور باجے ساتھ تھے۔

خلاصہ یہ کہ پھلواری صاحب نے اپنے مدعا کے لئے ایک بھی صحیح حدیث پیش نہ کی۔ جس سے یہ ثابت ہو کہ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے گانے بجانے کو "شوسائٹی" کا ایک حصہ قرار دیا۔ علم الشعر اور موسیقی کے لئے کوئی ادارہ قائم کیا۔ یہ صرف چند جزوی واقعات ہیں۔ جن سے تشریعی احکام ہرگز ثابت نہیں ہو سکتے اگر قرآن حکیم اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خصوصی حکم گانے بجانے کی حرمت پر ہوتا پھر تو کچھ دل کے شوق کا سامان پیدا کر لیا جا سکتا تھا۔

ادھر

یہ حالت ہے کہ قرآن حکیم، احادیث نبویہ، اجماع امت، اقوال اولیاء ملت اس حرمت کو بیانگ دہل بیان کر رہے ہیں۔ اجمالی طور چند دلائل پیش ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گانے بجانے کی حرمت قرآن میں

قرآن حکیم میں شیطان کے ان مکروں اور تدبیروں کا ذکر ہے جن کی وساطت سے وہ بندوں کو گمراہ کر سکتا ہے۔ خداوند قدوس نے ان کاموں اور چیزوں کو اس لیے بیان فرمایا تاکہ مسلمان ان سے پرہیز کریں ارشاد قرآنی ہے۔

وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ (بنی اسرائیل ع ۸)

ترجمہ: اور ان میں سے جسے تو اپنی آواز سنا کر بہکا سکتا ہے بہکا لے

شیطان کی آواز کونسی آواز ہے۔ مفسرین کرام نے اس کی تشریح میں فرمایا۔

هو صوت الغناء واللزامير والدف وغير ذالك

یہ تفسیر مجاہد۔ ابن عباس، حسن وغیرہم سے تفسیر احمدی، معالم التنزیل۔ مدارک، حسینی، اکلیل، تفسیر کبیر وغیرہا میں منقول ہے اگر یہ فلمی گانے اور دوسرے فحش گانے بھی شیطان کی آواز نہیں تو اور کون سی آواز شیطان کی آواز ہو سکتی ہے۔ یہ آواز پھر اس وقت زیادہ خطرناک ہو جاتی ہے۔ جب کہ ان کاموں کو عبادت سمجھ کر کیا جائے شیطان کے گمراہ کرنے کا ایک کامیاب طریقہ یہ بھی ہے کہ وہ کسی جائز کو دینی رنگ دے کر پیش کرے شیطانی حملوں کی تفصیل قرآن شریف میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موجود ہے۔

ثُمَّ لَآتِيَنَّهُمْ مِّنْ بَيْنِ	ترجمہ: پھر میں ان کے پاس ان کے
أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَ	آگے ان کے پیچھے اور ان کے دائیں اور
عَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ	ان کے بائیں سے آؤں گا اور تو اکثر کو
وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ ۝	ان میں سے شکر گذار نہیں پائیگا

(الاعراف ع ۱)

مفسرین نے شیطان کے دائیں طرف سے حملہ کرنے کی مراد یہ نقل کی ہے کہ عن طرائق دینھم یعنی ان کی نظروں میں ایک برے عقیدے اور برے عمل کو مذہبی رنگ دے کر پیش کروں گا جس سے وہ گمراہ ہو جائیں گے۔ غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ جو فتنے مذہبی لیبل لگا کر کھڑے ہوتے ان سے مسلمانوں کو سخت نقصان پہنچا۔

(۲) قرآن حکیم نے شیطان کی اسی تجویز کو کارگر بنانے کے لئے بعض انسانوں کے ان اعمال کا ذکر فرمایا ہے۔ جن کی وساطت سے وہ لوگوں کو گمراہ کر دیتے ہیں ارشاد قرآنی ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي	ترجمہ: اور بعض ایسے آدمی ہیں جو
لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَن	کھیل کی باتوں کے خریدار ہیں تاکہ بن
سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا	سمجھے اللہ کی راہ سے لوگوں کو بہکائیں
هُزُوًا أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ	اور اس (اللہ کی راہ) کی ہنسی اڑائیں ایسے
مُّهِينٌ ۝	لوگوں کیلئے ذلت کا عذاب ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ (لقمان ۷)	اور جب اس پر ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو تکبر کرتا ہوا منہ موڑ لیتا ہے جیسا کہ اس نے سنا ہی نہیں، گویا اس کے دونوں کان بہرے ہیں سو اسے دردناک عذاب کی خوش خبری دے

ان آیات کی تفسیر میں صاحب وحی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

عن ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تبیعوا القینات ولا تشتروھن ولا تعلموھن ولا خیر فی تجارۃ فیھن وثمنھن حرام فی مثل ذالک نزلت وفی الناس من یشتری لھو الحدیث (ترمذی، احمد، ابن ماجہ ص ۵)	ترجمہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گانے والیوں کی خرید و فروخت بند کر دو۔ ان کو گانا مت سکھاؤ ان کی تجارت میں برکت نہیں، ان کی کمائی حرام ہے۔ ایسی ہی باتوں کو مٹانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا وَمِنَ النَّاسِ الْاٰیَۃ

اب قرآن حکیم کے ترجمے پر غور فرمادیں اور پھر ازراہ انصاف فیصلہ کریں کیا۔

آج کل کے ناول، ریڈیو، ناچ رنگ کی محفلیں، ڈانس اور ڈرامے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ سے نہیں روک رہے؟ کیا ان امور کے مرتکب اور رسیے اللہ کی بات کو سننے کے لئے تیار ہیں۔ کسی بھی ہوٹل میں چلے جائیں، جہاں صرف ریڈیو بج رہا ہو۔ آپ کو اذان کی آواز سنائی نہ دے گی، یہ مسلمان کہلانے والے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آذان جمعہ کے وقت بھی ریڈیو کو بند نہیں کرتے ، بلکہ اب تو مساجد کی دکانوں میں جو ہوٹل ہیں ان میں بعض مسلمان بھائی ریڈیو کی آواز اتنی بلند کر دیتے ہیں کہ مسجد کے نمازی نماز نہیں پڑھ سکتے ۔ مگر کسی کی مجال ہے کہ روکے یا منع کرے ایک وقت تھا کہ ہندو کی بھی جرات نہ تھی کہ وہ مسجد کے قریب سے باجا بجاتا ہوا گذر رہے ۔ مگر اب وہی مسلمان یا ان کی اولاد خود توہین مسجد کے مرتکب ہیں ان کی اس حرکت سے نمازیوں کی نمازیں بے ذوق ہیں ۔ ان کے ہوٹلوں اور دکانوں میں بیٹھے ہوئے گاہک نماز چھوڑ دیتے ہیں ۔ کیا یہ لہو الحدیث نہیں ؟

حضرت عبداللہ بن عباس جو قرآن کریم کے سب سے بہتر مفسر اور سید الانبیاء کے حقیقی چچا زاد ہیں ۔ اور عبداللہ بن مسعود جن کے متعلق سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ۔

"جو قرآن پڑھنا اور سیکھنا چاہے وہ عبداللہ بن مسعود سے سیکھے ۔"

یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی تین دفعہ قسم کھا کر کہتے ہیں ۔ کہ ہم نے سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اس آیت میں لہو الحدیث سے مراد گانا ہے ۔

مفسر قرآن کریم امام قرطبی وفات ۶۷۱ھ نے فرمایا ہے کہ

"یہی قول سب صحابہ کرام اور تابعین کا ہے ۔"

یہی تفسیر طبری ، مدارک وغیرہا میں موجود ہے ۔ اسی کی تفسیر میں علامہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طبسری نے فرمایا ہے کہ سب ممالک کے علماء نے گانے بجانے سے روکا ہے اگر کسی نے جائز لکھا ہے تو یہ ہوتا رہتا ہے۔ ہر زمانہ میں کوئی نہ کوئی آدمی ایسا پیدا ہو جاتا ہے جو یا تو دماغی کمزوری یا کسی سنہری مصلحت سے کسی حرام کو جائز قرار دیتا ہے۔

آج سے ایک سو سال بعد جب کسی کو گانے بجانے کی اجازت کیلئے سند درکار ہوگی۔ تو وہ بھلواری صاحب کی کتاب "موسیقی اور اسلام" کا حوالہ دیدیگا۔ کچھ زمانہ پہلے بعض منچلوں نے آلو کو حلال کہہ دیا۔ اس پر بحث ہوتی ایک خوش مزاج بزرگ نے یہ فتویٰ دے دیا۔ ع۔

الو ہے جو یہ کہتا ہے کہ آلو حلال ہے۔

قانونِ اسلامی کی تدوین میں یہ قاعدہ بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے کہ جب ایک بات پر صحابہ کرام کا اجماع ہوگیا تو اب اس اجماع کی مخالفت اسی طرح ناجائز اور حرام ہے۔ جس طرح نص (قرآنی) کی مخالفت حرام ہے۔ امام الاصول الاسلامیہ محمد بن احمد سرخسی وفات ۴۹۰ھ نے فرمایا ہے

وان مخالفۃ الاجماع بعد انعقادہ کمخالفۃ النص

(اصول جلد دوم ص۱۰۱)

اس آیت سے گانے بجانے کی حرمت پر سب صحابہ کرام کا اجماع ثابت ہے۔ کسی ایک صحابی نے اس کے خلاف نہیں کیا۔ اور اگر صرف ایک صحابی بھی سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کو نقل فرما دیتا تو پھر بھی ہم جیسے نااہلوں، ہوائے نفسانی کے اسیروں کو یہ حق نہیں دیا گیا کہ ہم اس کی مخالفت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں آواز اٹھاتے ہیں امام سرخسی اس کتاب کے صہ ۱۱۰ پر فرماتے ہیں۔

ولا خلاف بین اصحابنا المتقدمین والمتاخرین ان قول الواحد من الصحابۃ حجۃ	(ترجمہ) تمام علماء کا اتفاق ہے کہ کسی ایک صحابی کا قول بھی حجت ہے

قرآن کریم کے ان واضح ارشادات اور صحابہ کرام کے اجماع کے بعد پھلواری صاحب کا کہنا کس حد تک ہوس پرستی کی دلیل ہے کہ

"اگر یہ کوئی ابدی حرام شے ہوتی تو اولاً قرآن ہی صاف لفظوں میں اس کی وضاحت کر دیتا۔"

صہ ۴ (کتاب مکمل اور سلام)

نامعلوم صوت الشیطان (شیطان کی آواز) اور لہو الحدیث (گانا) سے کیا مراد لیا جائے گا۔ قرآن حکیم میں لہو الحدیث کسی بات کو لہو و لعب کے طریقہ سے ادا کرنے کی ایک مثال دی گئی ہے۔ قرآن حکیم میں ہے

وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ۝ (المائدہ ۵۸)	ترجمہ۔ اور جب تم لوگوں کو نماز کے لئے بلاتے ہو (آذان کہتے ہو) تو یہ اس کے ساتھ ہنسی اور کھیل کرتے ہیں یہ اس واسطے کہ یہ بے عقل لوگ ہیں

جب مسلمان آذان کہتے تو بعض یہودی اور کافر اس کا مذاق اڑاتے قرآن کریم نے ایسے لوگوں سے دوستی کرنے سے روکا ہے۔ جو دل لگی کے لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام کا تمسخر اڑاتے ہوں۔ پس سے پہلی آیت میں ارشاد فرمایا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا	ترجمہ، اے ایمان والو ان لوگوں کو
الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَكُمْ هُزُوًا	اپنا دوست نہ بناؤ جنہوں نے تمہارے
وَلَعِبًا مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ	دین کو ہنسی اور کھیل بنا رکھا ہے
مِن قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ أَوْلِيَاءَ	ان لوگوں میں سے جنہیں تم سے پہلے کتاب
وَاتَّقُوا اللَّهَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ	دی گئی اور کافروں کو، اور اللہ
(المائدہ ۵۷)	سے ڈرو اگر تم ایماندار ہو۔

آج غیر مسلم ناول نگار، ڈرامہ نویس، ایکٹر اور ایکٹرس میں دین اسلام کا جس طرح مذاق اڑا رہے ہیں وہ محتاج بیان نہیں۔ ان بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں سوز دل سے التماس ہے کہ جو گانے بجانے کے شوق میں آذان۔ اور نماز کے وقت تک کا خیال نہیں کرتے کہ وہ آذان کے وقت تو کم از کم گانے کو بند کر دیں۔ خصوصاً جمعہ کے دن آذان نماز جمعہ جو نئی فلم لگائی جاتی ہے اس کو ترک کر دیں۔ کتنے افسوس کا مقام ہے کہ خداوند قدوس نے تو مسلمانوں کو حکم دیا کہ نماز جمعہ سے پہلے سب کام جائز بھی چھوڑ دو۔ اور ذکر اللہ کی طرف دوڑو۔ نماز ادا کرنے کے بعد اب اللہ کا فضل ڈھونڈو۔ اور اب بھی اللہ تعالیٰ کو زیادہ یاد کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ	ترجمہ اے ایمان والو جب جمعہ کے
لِلصَّلَاةِ مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ	دن نماز کیلئے آذان دی جائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

تو اللہ کے ذکر کی طرف لیکو اور خرید و فروخت چھوڑ دو، یہ بات تمہارے لیے بہتر ہے، اگر تم علم رکھتے ہو،

فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

پس جب نماز ادا ہو چکے تو زمین میں چلو پھرو، اور اللہ کا فضل تلاش کرو، اور اللہ کو بہت یاد کرو کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

(الجمعہ ۹ تا ۱۰)

مگر ہمارے ہندو بھائی نہ تو جمعہ سے پہلے احترام کرتے ہیں۔ اور نہ جمعہ کے بعد، ہوٹل تو جمعہ کے دن بھی کھلے رہتے ہیں، اور ہر نئی فلم کا افتتاح جمعہ کے دن ہوتا ہے۔ آپ کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ

"اسرائیل میں یہودیوں کی قائم شدہ حکومت اپنے مقدس دن سنیچر کا احترام کرتی ہے کہ سنیچر کے دن اسرائیل میں تمام دنیاوی کاروبار بند ہوتا ہے حتیٰ کہ ریل گاڑی بھی جہاں ہوتی ہے وہیں کھڑی رہتی ہے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبادت میں خشیت کا ہونا

اسلام نے عبادت کیلئے خشیت الٰہی، خوف خداوندی، رجوع الی اللہ کو لازم قرار دیا ہے۔ پہلے گذر چکا ہے کہ اسلام سے پہلے عرب میں گانا بجانا اسی طرح عام تھا جس طرح کہ باقی امور ممنوعہ عام تھے۔ اسلام نے اسکو بھی اسی طرح روکا۔ اسلام نے عبادت کے مفہوم میں ان تمام امور کا قلع قمع کیا ہے جس سے خواہشات نفسانیہ برانگیختہ ہوتے ہوں، جیسا کہ جب آذان کی تدوین کا وقت آیا تو بعض صحابہ نے یہ رائے دی کہ نرسنگا بجایا جائے۔ مگر سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ "یہ یہودیوں کا طریقہ ہے" پھر کسی نے رائے پیش کی کہ نماز کے وقت ناقوس بجایا جاتے۔ آپ نے اس کو بھی رد کرتے ہوئے فرمایا کہ "یہ عیسائیوں کا طریق کار ہے" اس کی وجہ یہی تھی کہ یہود و نصاریٰ نے ناقوس اور قرآن کے ایجاد کرنے میں صرف اس بات کا خیال رکھا تھا کہ قوم کو عبادت کے اجتماع کی دعوت دی جائے۔ حالانکہ عبادت کے لئے جن اسباب کی ضرورت ہے۔ ان میں عبادت کا رنگ غالب ہو۔ حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ العزیز نے فرمایا۔

وان مخالفة اقوام تمادو (ترجمہ، دینی شعائر میں گمراہ قوموں کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فی صلاتهم فیما یکون من شعائر الدین مطلوب واقتضت الحکمة الالٰهیة ان لا یکون الاذان صرف اعلام وتنبیه بل یقوم مع ذلك ان یکون من شعائر الدین بحیث یکون النداء به علی رؤس الخامل والبنیة تنویهًا بالدین ویکون قبوله من اقوی آیة القیام الدین الله فوجب ان یکون مرکبا من ذکر الله ومن الشهادتین والدعوة الی الصلوٰة لیکون مصرحًا جاریدیه

(حجۃ اللہ مصری جلد اول ص ۱۵۲)

محافظت کا خیال رکھنا بھی مقصود ہے اسی ضمن میں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اسلامی آذان کا مقصد صرف نماز کی اطلاع دینا ہی نہ تھا۔ بلکہ اس کے ساتھ ساتھ اس میں ایسے امور کا التزام بھی کر دیا گیا جس سے آذان بجانے ایک لاگ کے دینی شعائر میں ہو جائے۔ اور اسکو قبول کرنا قوم کی طرف سے دین الٰہی کیلئے مطیع ہونے کی علامت بن جائے۔ اس لئے اس امر کو لازم کر دیا گیا کہ آذان میں اسلام کی بنیادی عبادت اللہ کا ذکر شہادت توحید شہادت رسالت آجائے اور اسی میں نماز کی طرف بلاوا بھی آجائے تاکہ آذان بھی صرف اعلان نہ ہو بلکہ عبادت بن جائے۔

آج اس بات کا مشاہدہ اگر آپ کرنا چاہیں تو کسی ایک جگہ تشریف لے جائیں جہاں ایک طرف تلاوت کلام مجید ہو رہی ہو اور دوسری طرف گانا بجانا ہو رہا ہو تو دیکھئے دیندار کس طرف جاتے ہیں۔ اور دوسرے لوگ کس طرف رخ کرتے ہیں سیدی داتا گنج بخش قدس سرہ العزیز کے دربار پر کبھی حاضری ہو تو میرے اس تحریر کو شاہد کی دنیا میں پرکھ لیجئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گانے بجانے کی حرمت احادیث میں

احادیث میں اس قدر ذخیرہ حرمت کے لئے موجود ہے کہ اس سے مستقل ایک جامع کتاب بن سکتی ہے۔ یہاں صرف چند احادیث درج کی جاتی ہیں۔

(۱) سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ان اللہ حرم الخمر والمیسر والکوبۃ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے شراب جوا اور طبل بجانے کو حرام فرمایا ہے۔

(۲) ان اللہ بعثنی رحمۃ للعلمین وامرنی المحق المزامیر

بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے مگر مجھے یہ حکم بھی فرمایا کہ گانے بجانے کو دنیا سے مٹا ڈالوں۔

رواہما احمد

نوٹ: پہلی حدیث میں کوبہ سے مراد طبل ہے۔ روی النوادر عن ابن عباس والکوبۃ یعنی الطبل

(۳) ثمن المغنیۃ سحت وغناء ھا حرام (طبرانی)

گانے والے کی قیمت حرام اور اس کا گانا بھی حرام ہے۔

یعنی جو کام حرام ہے اس کی مزدوری اور آمدنی بھی حرام ہے۔

(۴) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے علامات قیامت میں سے یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا کہ

لیکونن من امتی قوم یستحلون الحریر والخمر والمعازف۔ (بخاری)

ترجمہ: میری امت کہلانے والوں میں ایسے لوگ پیدا ہو جائیں گے جو ریشمی لباس (مردوں کیلئے) اور شراب اور گانے بجانے کو حلال سمجھیں گے۔

مگر آخر نام کے تو مسلمان ہوں گے اس لئے وہ ان گناہوں کے نام بدلا کر کریں گے ارشاد فرمایا۔

(۵) یشرب ناس من امتی الخمر یسمونہا بغیر اسمہا یعزف علی رؤسہم بالمعازف والمغنیات (ابن ماجہ)

ترجمہ: میری امت سے کچھ لوگ شراب پئیں گے۔ مگر اس کا نام بدلا دیں گے ان کے سروں پر گانے کے آلات بجتے رہیں گے، اور گانے والیاں ان کے پاس ہوں گی۔

اقتصادی اور مالی پریشانی کے وقت بھی اس گناہ کے عمل کو ذریعہ معاش بنانا حرام ہے۔ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن مرہ کو جو ارشاد فرمایا اس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

(۶) صفوان بن امیہ کہتے ہیں کہ ہم حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ کہ عمرو بن مرہ حاضر خدمت ہوا۔ اور یہ درخواست کی کہ حضرت میں تنگدست ہوں میرے لئے ذریعہ معاش صفروں بجانا ہی ہے۔ جناب مجھے اجازت فرما دیں۔ اس پر سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا۔

"اللہ کے دشمن تم جھوٹ کہتے ہو۔ تجھے اللہ تعالیٰ نے رزق حلال دیا ہے۔ تو نے اس کو حرام بنا لیا۔ اگر تو نے اس بُرے کام سے توبہ نہ کی تو میں سر مشدد اکر تجھے مدینہ سے نکالدوں گا۔ اور مدینہ کے نوجوانوں کو حکم دوں گا کہ وہ تیرا مال لوٹ لیں۔ یہ تو دنیا میں تیرا حشر ہوگا۔ اور قیامت کے دن تو ننگا اور محتاج رسوا ہو کر اٹھے گا۔ تیری دماغی حالت اس انسان کی طرح ہوگی جس کا دماغی توازن مرگی نے ضائع کر دیا ہو۔" (ابن ماجہ)

(۱) عن علی رضی اللہ عنہ بن ابی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الدف والطبل وصوت المزمارۃ

ترجمہ: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دف اور طبل بجانے اور بانسری بجانے سے منع فرمایا ہے۔

(۸) پھلواری صاحب نے نہ صرف گیت گانے کو جائز قرار دیا بلکہ ان کے ہاں تو قرآن آیات بھی ساز پر اور بغیر ساز کے گانی درست ہیں۔

(کتاب اسلام اور موسیقی صفحہ)

اس نے سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا صرف ایک ارشاد اس ضمن میں لکھا جاتا ہے۔ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے علامات قیامت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ اس میں سے ایک علامت قیامت کی یہ بھی ہے کہ لوگ قرآن کو گانے کی طرح پڑھیں گے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس پوری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث کا ترجمہ لکھ دیا جائے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے علامات قیامت میں سے ارشاد فرمایا۔ نمازوں کو ضائع کر دیا جائے گا شہوات نفسانی کی اتباع کی جائے گی۔ خائن و فاسق لوگ سرکردہ بن جائیں گے۔ سچے جھوٹے کا پتہ نہ چل سکے گا۔ جھوٹ بولنا دل لگی سمجھیں گے۔ زکوٰۃ کو بوجھ سمجھا جائے گا۔ ایماندار اس زمانہ میں سب سے زیادہ ذلیل سمجھا جائے گا۔ وہ برائیوں کو دیکھ کر دل ہی دل میں اس طرح کڑھتا رہیگا جس طرح کہ نمک پانی میں گھل جاتا ہے مگر زبان سے کچھ نہ کہہ سکے گا۔ بارش سے فائدہ نہ ہوگا۔ بے موسم بارش ہوگی، مرد مردوں سے اور عورت عورتوں سے بدفعلی کریں گے۔ عورتیں ڈرائیوری کریں گی۔ بیٹا والدین کا نافرمان ہوگا۔ دوست اپنے دوست سے برا برتاؤ کرے گا۔ برے کاموں کو معمولی سمجھا جائے گا۔ مسجدوں کی ظاہری نمائش اور خوبصورتی تو ہوگی۔ اور نمازی بھی ہوں گے۔ مگر دلوں میں نفاق اور دشمنی ہوگی۔ اس وقت یورپ سے ایک قوم اٹھے گی جو میری امت کے کمزوروں پر غالب آجائے گی۔ لوگ قرآن شریف کی طباعت سنہری حروف میں کریں گے۔ مگر اس پر عمل نہ کریں گے قرآن شریف راگ اور سرود کے ساتھ پڑھا جائے گا۔ سود کا رواج ہو جائیگا زنا زیادہ ہو جائے گا۔ انسانی خون کی فراوانی ہو جائے گی۔ دین کے کوئی معاون نہ ہوں گے۔ گانے بجانے والی عورتیں (ایکٹرسیں)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادہ ہو جائیں گی۔ عورت اور مرد دونوں کاروبار کرنے لگ جائیں گے۔ حج کو امیر تو اس لئے جائیں گے کہ سیر و تفریح کریں اور متوسط لوگ تجارت کے لئے (جیسا کہ سونا لایا جاتا ہے) جائیں گے۔ غریب سوال کے لئے حج کریں گے۔"

(مدخل ابن الحاج)

غور فرمادیں کیا آج کل یہ سب علامت موجود نہیں۔ ایسے وقت میں تو زیادہ رجوع الی اللہ کیا جاتا۔ نہ کہ لہو لعب کو دین شکل دی جاتی

اختصار رسالہ کی غرض سے صرف ان ہی چند احادیث پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔ تفصیل کے لئے کوئی بھی حدیث کی کتاب مطالعہ کر لی جائے

ایک سوال:۔ علامہ ابن حجر نے فتح الباری میں ابن جریج سے روایت کیا ہے۔

"حضرت داؤد علیہ السلام گایا کرتے تھے، اور خود بھی روتے اور دوسروں کو بھی رلایا کرتے تھے۔

(موسیقی اور اسلام)

جواب:۔ پہلے یہ روایت پوری دیکھ لیجئے۔

حدثنی ابن جریج عن عطاء عن عبید بن عمیر ان خلق کان داؤد علیہ السلام یتغنی یعنی حین یقرء وسکی یبکی و عن ابن عباس رضی اللہ عنہم ان داؤد علیہ السلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كان يقرء الزبور بسبعين لحنا وبقرء قراءة يطوبها المحرم وكان اذا اراد ان يبكي نفسه لم تبق واته في بر ولا بحر الا انصتت له واستمعت

(ج ۹ ص ۵۸)

ترجمہ:۔ ابن جریج عطاء سے روایت کرتے ہیں اور وہ عبید بن عمیر سے کہ انہوں نے کہا۔ داؤد علیہ السلام زبور ننھی سے پڑھا کرتے تھے۔ اور اس کا یہ اثر ہوتا تھا کہ خود بھی رویا کرتے اور دوسروں کو بھی رلایا کرتے تھے۔

ابن عباس فرماتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام ستر بچوں کے ساتھ زبور پڑھا کرتے تھے۔ ان کا طرز تلاوت اس قدر اثر انداز ہوتا تھا کہ بخار کا مریض بھی سرت سے جھومنے لگتا۔ اور ان کے ساتھ فقاکے سارے جاندار بھی پوری توجہ سے کلام الٰہی کو سنتے اور روتے تھے۔"

صاف بات ہے کہ کلام الٰہی اور وہ بھی اس نبی کی زبان سے جس پر نازل ہوتی ہو پڑھی جائے تو کیوں اثر انگیز نہ ہو، خود قرآن کریم میں کلام الٰہی کا موثر ہونا ثابت ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَىٰ أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ ۚ

(ترجمہ) اور جب وہ (اہل کتاب) رسول علیہ السلام پر نازل شدہ آیات کو سنتے ہیں تو تو دیکھتا ہے کہ ان کی آنکھیں آنسو کی لڑیاں پڑو دیتی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پرندوں کا قرآن حکیم سن کر لذت اندوز ہونا اور متاثر ہونا غیر نبی سے بھی ثابت ہے۔ جیسا کہ۔

"مشہور محدث و مفسر ملا علی قاری رحمہ اللہ وفات ۱۰۱۴ھ نے بیان فرمایا ہے کہ مجھے اپنے اساتذہ سے تواتر یہ بات پہنچی ہے کہ امام تقی الدین محمد بن احمد الصائغ مصری ایک دن نماز صبح میں سورۃ النمل کی آیات "وَ تَفَقَّدَ الطَّيْرَ" پڑھ رہے تھے، کہ ان کے سر پر ہدہد پرندہ آ بیٹھا، اور شیخ کی قراءت سنتا رہا۔"

(النتح الفکریہ مصری ص۲)

"ایک مغالطہ اور اس کا ازالہ"

یہ سارا مغالطہ دراصل لفظ تعنی سے لگا جس کا ترجمہ گانا کیا گیا۔ اگر "موسیقی اور اسلام" کے مصنف ذرا غور سے کام لیتے تو اسی صفحہ پر چند سطر بعد غنا کا معنی لکھا ہوا ہے۔

"والعرب تقول سمعت فلانا تغنی بکذا ای بجهر به وقال ابو عامر اخذ بیدی ابن جریج فاوقفنی علی الشعب فقال غن ابن اخی ما بلغ من طمعك فذکر قصة فقوله غن ای اخبرنی جهرا صریحا۔"

(فتح الباری مصری جلد ۹ ص۵۸)

ترجمہ:۔ اور عرب کہتے ہیں میں نے فلاں کو سنا وہ فلاں بات زور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گانے بجانے کی حرمت تمام مذاہب میں

علامہ بدرالدین عینی بخاری کی شرح میں فرماتے ہیں

اما الغنا فلا خلاف	ترجمہ: گانے کے حرام ہونے میں
فی تحریمہ	کسی کا اختلاف نہیں۔
التغنی حرام فی	گانا بجانا سب دینوں میں
جمیع الادیان	حرام ہے۔

(بیہقی ج ۳ ص ۲۲۳)

اعلم ان التغنی حرام	(فتاویٰ حامدیہ) سب دینوں اور
فی جمیع الادیان	مذہبوں میں اس کو گناہ کبیرہ قرار

دیا گیا ہے۔ ابن حجر مکی شافعی نے تحریر فرمایا ہے۔

یحرم ضرب واستماع	(کتاب الزواجر) یعنی گانا
کل مطرب وفی الاختیار	بجانا حرام ہے۔
انہ حرام فی جمیع الادیان	

جملہ مذاہب میں گانے بجانے کا ناجائز ہونا

چاروں مذاہب کے ائمہ کرام اور ان کے متبعین نے گانے بجانے کو ناجائز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے کہہ رہا تھا۔ ابو عاصم کہتے ہیں کہ ابن جریج نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ایک وادی پر کھڑا کر کے کہا کہ میرے بھتیجے مجھے واضح اور صاف طور سے بتا دے جو تیری طبع کا نتیجہ ہو۔

یعنی تغنی کا معنی ہے کہ کسی بات کو صاف اور تروتازہ الفاظ سے ادا کرنا۔ اس پر امام ابن حجر عسقلانی نے عرب کے شاعر ذوالرمہ کا ایک شعر حوالہ کے طور پر پیش کیا ہے ؎

احب المکان القفر من اجل انني
به اتغنی باسمها غیر معجمی

ترجمہ:۔ میں خالی جگہ کو اس لئے پسند کرتا ہوں کہ وہاں مجھے اپنی محبوبہ کا نام زور سے لینے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ یعنی تغنی اور غنا کا معنی بلند آواز سے کچھ کہنا ہے۔ خواہ وہ گیت ہوں یا مرثیہ جیسا کہ اسی فتح الباری جلد دوم ص۳۰۲)

الغنا یطلق علی رفع الصوت وعلی الترنم الذی
تسمیه العرب النصب وعلی الحداء

یعنی لفظ غنا کا اطلاق لغوی اعتبار سے تو آواز بلند کرنے پر ہے اور اس سے وہ ترنم بھی مراد لیا جاتا ہے جس کو عرب نصب کہتے ہیں اور مرثیہ بھی، اس لئے جس عبارت میں حضرت داؤد علیہ السلام یا کسی صحابی یا نیک آدمی کے بارے میں لفظ غنا آیا ہے اس سے مراد رفع الصوت (آواز بلند) ہے نہ کہ گانا مراد ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تسلیم کر لیا ہے۔ امام شافعی نے اس کو مکروہ فرمایا۔ مگر اس کے ساتھ دیگر لوازمات کے حرام ہونے میں ان کا بھی کوئی اختلاف نہیں۔

علامہ عینی نے فرمایا
ذهب ابو حنيفة ومالك واحمد وعكرمة والشعبي والنخعي وحماد والثوري وجماعة من اهل الكوفة الى تحريم الغنا وقد سمعا اذ هان لنا كراهته نقل ذلك عن ابن عباس ونص عليه الشافعي

ترجمہ: امام ابو حنیفہؒ اور امام مالک اور امام احمد اور امام عکرمہ اور امام شعبی اور نخعی اور حماد اور ثوری اور علما کوفہ کی جماعت نے گانے کو حرام فرمایا ہے۔ اور باقی علما نے بھی اس کو مکروہ تحریمی کہا ہے یہ بات ابن عباس سے منقول ہے اور اس پر امام شافعی نے تصریح فرماتی ہے۔

صفحہ ۱۰۵
(یعنی شرح بخاری جلد ۱۰)

یہ مسئلہ ان چاروں مذاہب کی کتابوں میں مفصل موجود ہے کہ گانا بجانا ناجائز ہے۔ حنفی، شافعی، مالکی حنبلی، فقہ کے تمام علما کا یہی متفقہ فیصلہ ہے عرب اور غیر عرب میں یہی فقہ رائج ہے۔ بالفاظ دیگر امت کا اجماع اسی پر ہے کہ

گانا بجانا ناجائز ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گانا بجانا خلافت راشدہ کے دور میں

جملہ صحابہ کرام خصوصاً خلفائے راشدین امر بالمعروف اور منکرات کے ازالہ میں شرعی احکام کے سختی سے پابند تھے یہی وجہ ہے کہ تشبیب (یعنی عشقیہ گانا) قابل سزا جرم قرار دیا گیا تھا جیسا کہ جرجی زیدان نے المختصر فی تاریخ الآداب العربیہ میں کہا ہے۔

وکان الخلفاء	ترجمہ) اور خلفائے راشدین
الراشدون یعدون	اس کو ادب اسلامی کے خلاف
ذلک خروجاً عن	قرار دیتے ہوئے عشقیہ اشعار
حرمة الادب فجعلوا	کو ایسا جرم قرار دیتے تھے
تشبیب نیا یستوجب	جس پر سزا لازم ہو اور
القصاص وکان عمر	حضرت عمرؓ ایسے شاعر کو
بن الخطاب لایسمع	درّے مارا کرتے تھے۔
بشاعر یشبب بامرأة لاجلدہ	

صوفیائے کرام کا متفقہ فیصلہ

جس طرح فقہ کے مشہور چاروں طریقوں کے علماء کرام اور ائمہ حضرات نے اس کو ناجائز قرار دیا ہے۔ اسی طریقت کے مشہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاروں طریقوں یعنی نقشبندی، چشتی، قادری، سہروردی حضرات نے اس کو ناجائز قرار دیا ہے۔

نقشبندی حضرات کے امام الہند حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی کے پوتے **شیخ محمد فرخ** سرہندی (جن کو ستر ہزار احادیث متناً و سنداً یاد تھیں) نے اپنی ایک کتاب میں "فقہا اور ائمہ کے گانے بجانے کے حرام ہونے پر اجماع نقل فرمایا جو اس بات کی بین اور واضح دلیل ہے کہ نقشبندی طریقہ کے صوفیاء کرام اور اولیاء عظام کے ہاں گانا بجانا ناجائز ہے۔

قادری خاندان کی نسبت سید الاولیا غوث صمدانی محبوب سبحانی سیدی و مولائی۔ شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ العزیز کی طرف ہے آپ شریعت محمدی کے اس قدر پابند تھے کہ اس کی مثال اس دور میں ملنی محال ہے۔ آپ نے گانے بجانے کے متعلق ارشاد فرمایا۔

جس مجلس میں طبلہ، مزمار، اور عود اور بانسری اور رباب اور طنبور وغیرہ ہو تو وہاں نہ بیٹھئے۔ اس لئے کہ یہ سب حرام ہیں۔" (غنیۃ الطالبین)

چشتی خاندان اکابر علماء دیوبند کا روحانی تعلق حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی سے ہے۔ اور وہ چشتی ہیں۔ سب اکابر علماء دیوبند نے گانے بجانے کو حرام فرمایا ہے حضرت شاہ نظام الدین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اولیاء قدس سرہٗ کے زمانہ میں ایک قتولی اس کی حرمت کا مرتب ہوا۔ جو کتاب "یطراق الاسماع" میں موجود ہے۔ اس لئے موجودہ گانے بجانے کو چشتیہ خاندان کی طرف نسبت کرنا اولیاء اللہ کے حق میں بے ادبی اور گستاخی ہے۔

سہروردی اس خاندان کی نسبت حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی قدس سرہ العزیز کی طرف ہے۔ آپ نے اپنی کتاب "عوارف المعارف" میں فرمایا۔

"گانا سننا گناہ ہے۔ جناب رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلے شیطان نے گانا گایا"

خلاصہ یہ کہ دین اسلام کے تمام شعبوں کے علماء کرام ائمہ حضرات صوفیاء عظام کا متفقہ یہی فیصلہ ہے کہ

"گانا بجانا اسلامی تعلیمات کے سراسر خلاف ہے"

سوال:۔ بعض علماء سے گانا سننا ثابت ہے اور اس کو جائز بھی کہتے ہیں۔

جواب:۔ آج کل جو گانا گایا جاتا ہے۔ اور جو لہو و لعب قسم اور سرود کی محفلیں منعقد کی جاتی ہیں یہ ڈانس اور ناچ یہ تو کسی مذہب میں جائز نہیں۔ یہ تو کسی امام کسی عالم دین نے جائز نہیں کہا۔ اور یہی بات آج سے کچھ زمانہ پہلے تک مسلمانوں کے متعلق دوسری اقوام کے ہاں بھی مسلم تھی حتیٰ کہ ایک دفعہ جب انگلینڈ سے مس ماڈے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہندوستان میں آئی تو اس پر اخبار پائنیر نے یہ لکھا

The prestige of the White Woman in India will be same what it was.

(خطوط مشاہیر از عبدالماجد دریابادی ص۵۸)

اور اگر بعض گانے بجانے والے مولوی کا لباس پہن کر اس کو جائز بھی کہہ دیں تب بھی ان کے قول کا اعتبار نہ ہوگا۔ فقہ اسلامی کا مسلمہ ضابطہ ہے۔

العمل ما علیہ الاکثر

العمل ما علیہ الجمہور

امت کو عمل اسی بات پر کرنا چاہیئے جس پر اکثر علماء کرام اور جمہور ہوں بعض لوگ تو ہمیشہ ہی حق کے مخالف رہا کرتے ہیں۔

(شامی جلد اول ص۵۳۳ وغیرہ)

اسی لئے شارح ہدایہ امام ابن ہمام نے لکھا ہے کہ

"اب اس بات پر سب علماء کا اجماع ہو چکا ہے کہ جو بات ان چہار اماموں کی تعلیمات کے خلاف کہی جائے اس پر بالکل عمل نہ کیا جائے"

(فتح القدیر)

ورنہ ایسا آدمی مبتدع ہوگا۔ اور وہ جہنم کی سزا کا مستحق ہوگا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ طحاوی نے کہا ہے۔

"جو کوئی اس زمانہ میں ان چار اماموں کی تعلیمات کے خلاف ہوگا وہ مبتدع ہے اور جہنم کا مستحق ہے۔"

اقبال مرحوم نے ملت کو یہی مشورہ دیا ہے کہ وہ زوال کے زمانہ میں اجتہاد سے پرہیز کریں۔ اور اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلیں فرمایا۔

اجتہاد اندر زمان انحطاط — قوم را برہم ہمی پیچد بساط
ز اجتہاد عالمانِ کم نظر — اقتدا بر رفتگاں محفوظ تر

آج بھی مسلمانوں کے مختلف مکاتیب فکر کا یہی فیصلہ ہے چنانچہ

شیعہ کے علماء کرام کا فیصلہ

اہل شیعہ کے ہاں گانا بجانا حرام ہے۔ چنانچہ امام جماعت علامہ قاری شیخ محمد علی صاحب دہلوی اپنے ترجمہ اور تفسیر میں فرماتے ہیں

"بصوتک (بنی اسرائیل) اور ان میں سے جن پر تیرا دسترس ہے ان کو اپنی دلکش آواز سے بہکالے۔"

جناب سید مرتضیٰ حسین صدر الافاضل لاہور نے فرمایا وہ علماء امامیہ کثرہم اللہ کا اتفاق اور ائمہ اہل بیت کا حکم ہے کہ غنا ہر شے میں حرام۔

(الفقیر مرتضیٰ) ۱۹ محرم ۱۳۶۲ ہجری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جناب ممتاز الافاضل محمد بشیر صاحب تیکلانے فرمایا ہے۔

باسمہ سبحانہ، وہ مذہب اہل بیت میں گانا بجانا حرام اور گناہ کبیرہ ہے خواہ قرآن کریم ہی کیوں نہ ہو گایا جائے۔

واللہ اعلم

محمد بشیر الانصاری بقلمہ

بریلی کے علماء کرام کا فیصلہ

بریلی حضرات کے مقتدر امام اور مفتی اعظم مولانا احمد رضا خانصاحب کا فیصلہ

باجوں کی حرمت میں احادیث کثیرہ وارد ہیں۔ ازاں جملہ اجل واعلیٰ حدیث صحیح بخاری شریف ہے کہ حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

"لیکونن فی امتی اقوام یستحلون الحر والحریر والخمر والمعازف"

تحقیق ضرور میری امت میں وہ لوگ ہونے والے ہیں جو حلال ٹھہرائیں گے عورتوں کی شرمگاہ یعنی زنا اور ریشمی کپڑوں اور باجوں کو حدیث صحیح جلیل متصل وقد اخرجہ ایضاً احمد وابوداؤد وابن ماجہ والاسمٰعیلی وابونعیم باسانید صحیحۃ لا مطعن فیھا

بعض جہال بدمست یا نیم شہوت پرست یا جھوٹے صوفی باد بدست کہ احادیث صحاح مرفوعہ محکمہ کے مقابل بعض ضعیف قصے یا مجمل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واقع یا متشابہ پیش کرتے ہیں۔ اتنی عقل نہیں یا قصداً بے عقل بنتے ہیں کہ صحیح کے سامنے ضعیف، متعین کے آگے مجمل محکم کے حضور متشابہ واجب الترک ہے پھر کہاں قول، کہاں حکایت فعل پھر کجا محرم، کجا مبیح، ہر طرح یہی واجب العمل اسی کو ترجیح ہے ..... اللہ تعالیٰ اتباع شیطان سے بچائے

(کتاب احکام شریعۃ مطہرہ بریلی حصہ اول صفحہ ۳۵)

حضرت مولانا مولوی ابو محمد دیدار علی صاحب الخطیب فی مسجد وزیر خان لاہور مرحوم نے فرمایا۔

"بلاشبہ امور مذکورہ گانا بجانا انگریزی دیسی باجے۔ بیاہ شادی میں خواہ بلا بیاہ شادی بجانا۔ علی ھذا منادی کرنے والوں کا باجوں کے ساتھ منادی کرنا مطلقاً حرام ہے اور ناجائز اور اس میں روپیہ صرف کرنا تبذیر اور اسراف ہے۔"

دیوبند کے علماء کرام کا فیصلہ

حضرت حاجی صاحب کے پیر و مرشد حضرت نور محمد جھنجھانوی رحمۃ اللہ علیہم نے فرمایا کہ

"میں بلا آلات کے بھی سماع نہیں کرتا کہ اس میں بھی علماء کا اختلاف ہے۔ اور کبھی کبھی نماز پڑھا نی ہوتی ہے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب بلا آلات کے بھی اکابر دیوبند نے سماع نہیں فرمایا تو ان کے ہاں یہ اور گانا بجانا کب درست ہوگا۔ تمام علماء دیوبند اس کو حرام کہتے ہیں جس پر ان کی کتابیں اور رسالے مدلل موجود ہیں

خلاصہ یہ کہ تمام فرق اسلامیہ کے ہاں موجودہ گانا بجانا۔ لہو الحدیث میں داخل ہے اور حرام ہے۔

شعر اور گانا بجانا

گانے بجانے اور لرزنے تھرکنے کے شیدائی اس مسئلہ کو ان صوفیاء پاک بازاں کے کلام سے ثابت کرنے لگ جاتے ہیں۔ جنہوں نے توحید خداوندی، نعت سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم یا علم و حکمت کو بجائے کلام منثور کے کلام منظوم میں ادا کیا۔ یہ بہت بڑا مغالطہ ہے۔ قرآن حکیم نے شعراء کی دو قسمیں قرار دی ہیں۔ ایک تو عام شعراء ہیں۔ جو محض جذبات اور رنگ و بو کے نشہ میں سرشار ہو کر اس کلام کی اشاعت کرتے ہیں جس سے حیوانیت کی تربیت اور شہوانیت کا ارتقاء ہوتا ہے۔ اور کچھ ایسے بھی ہیں جو ایمان اور عمل صالح سے موصوف ہیں وہ اپنے درد دل، علم و حکمت کو بجائے نثر کے نظم میں ادا کرتے ہیں اس کو گانے بجانے سے کیا نسبت؟ دور حاضر کے مفکر اقبال مرحوم نے قوم سے یہی شکوہ کیا ہے آپ فرماتے ہیں ؎

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من لے میرائم داد از تو خواہم
مرا یاراں غزل خوانے شمردند

غزلخواں سمجھتے ہوئے کوئی تولرزنے تھرکنے کے واقعات پر اشعار چست کرنے کی تلقین کرتا ہے اور کوئی مُردہ رو سا اور امراء کے مرثیہ جات کہنے کی فرمائش کرتا ہے۔ فرمایا ہے۔

دلے گویند این ناحق شناسان
کہ تاریخ وفات این دآں گو
او حدیث دلبری خواہد زمن
رنگ آب و شاعری خواہد زمن
کم نظرے تابی جہانم ندید
آشکارم دید و پنہانم ندید

اقبال فرماتے ہیں کہ چونکہ قوم کا مزاج بجائے منثور کلام کے منظوم کی طرف زیادہ مائل ہے۔ اس لئے میں اس بے لگام قوم کو وحدت ملت سے منسلک کرنا چاہتا ہوں ؎

نغمہ کجا و من کجا ساز سخن بہانہ ایست
سوئے قطار مے کشم ناقۂ بے زمام را

اقبال نے اپنے پیر رومیؒ کے اتباع میں لوگوں کے فاسد مزاج کی تربیت اور اصلاح کے لئے اسی طریق کار کو اختیار کیا۔ جو پیر رومی نے اپنے زمانہ میں اختیار کیا تھا۔ اقبال فرماتے ہیں ؎

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوں رومی در حرم دادم اذاں من
از و آموختم اسرار جاں من
بدور فتنہ عصر کہن او
بہ دور فتنہ عصر رواں من

پیر رومی یعنی مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کیا شاعر تھے کیا دیدہ ور اور دین کے واقف کار تھے۔ کیا انہوں نے اپنا کلام موسیقی کے معیار کے مطابق بنایا یہ بھی ان ہی کے الفاظ میں سن لیجئے۔

من نہ دانم فاعلات فاعلات فاعلات
شعر گویم بہتر از آب حیات

اس لئے جن اشعار کا تعلق توحید و حمد باری تعالیٰ سے ہو یا ان کا تعلق نعت سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہو، یا ان کا تعلق علمی اخلاقی دینی تعلیم سے ہو وہ درست اور جائز ہیں۔ مگر یہ موسیقی اور ساز و باجے ہرگز جائز نہیں، اور نہ وہ اشعار جائز ہیں جن میں

"جوانی آگئی ہے تو بھی آجا"

گایا جاتا ہو۔ یہ تو ویسے بھی حرام ہے خواہ نثر ہو یا نظم، خدا کے لئے سوچئے کیا ایسے اشعار کا پڑھنا، پڑھانا، خواتین کو سنانا، مردوں کو سنانا جائز ہے جس میں یہ فحش نگاری ہو، جیسا کہ ملک کے ایک ادیب نے اپنے ایک ناول میں لکھا اور اس ناول کا اشتہار قرآنی نظام کے علمبردار رسالہ میں شائع ہوا۔ وہ شعر یہ ہے ؎

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاناں خدا کے واسطے آنا نہ خواب میں
سردی کا دن ہیں مجھ سے نہایا نہ جائیگا

جن اشعار میں دین و ملت کی راہ نمائی ہو۔ جن سے علم و حکمت کا درس ملتا ہو وہ درست ہیں۔ جیسا کہ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان بن ثابت کو کفار کے جواب میں شعر کہنے کا حکم فرمایا۔ عبداللہ بن رواحہ نے میدان جنگ میں اشعار کہے۔ اسی طرح دوسرے کئی صحابہ کرام تابعین، علماء کرام، صوفیاء عظام کا کلام منظوم موجود ہے مگر ان کے ساتھ نہ ساز تھا نہ باجے اور نہ ہی وہ گانے کے طور پر گائے جاتے تھے یہاں نمونہ کے طور پر دو راوّل کی اسلامی شاعری اور شعر خوانی کے صرف دو واقعے درج کئے جاتے ہیں۔ جن کا تعلق حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ہے۔

(۱) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک رات مدینہ منورہ میں گشت کر رہے تھے۔ کہ آپ نے دیکھا ایک بوڑھی عورت اون صاف کرتے ہوئے یہ اشعار پڑھ رہی ہے۔

علی محمد صلوٰۃ الابرار — صلی علیہ الطیبون الاخیار
قد کنت قواماً بکاءً فی الاسحار — یالیت شعری والمنایا اطوار
هل تجمعنی وحبیبی الدار

ترجمہ: محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نیکیوں کی طرف سے سلام ہو بے شک آپ سحری کے وقت اللہ کو یاد کرنے والے اور اس کے حضور رونے والے تھے۔ کاش مجھے اور میرے محبوب کو آخرت کا گھر اکٹھا کر دے

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(یعنی مجھے بھی جنت میں جانے)

(رفع الشبہ ص۱۲۴)

حضرت عمر فاروقؓ باہر بیٹھ گئے۔ اور یہ سنتے ہوئے رونے لگے۔

(۳) حضرت عمر فاروقؓ کے پاس ایک بدو حاضر ہوا اور یہ درخواست کی

(الف) یا عمر والخیر عندیت الجنۃ

اکس بناتی وا صھن وکن لنا

من الزمان جنۃ

اقسم با اللہ لتفعلنہ

اس پر حضرت عمر نے فرمایا۔ اگر میں یہ نہ کروں تو پھر کیا ہوگا؟ اس پر اس بدو نے کہا (ب) ان ان ابا حفص لاذ ھبن تو آپ نے فرمایا پھر کیا ہوگا۔ اس پر اس اعرابی نے کہا ؎

یکون عن حالی لتسالنہ

یوم تکون العطیات ھنہ

وموقف المسئول بینہم

اما الی النار واما الی الجنۃ

حضرت عمر فاروقؓ اس قدر متاثر ہوئے کہ اس کو اپنی قمیض عنایت فرمادی

ترجمہ: اشعار: اے عمر تجھے اللہ جنت دے میری بچیوں اور میری بیوی کو لباس دیں اور زمانہ کے حوادث سے ہماری حفاظت کریں میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ آپ کو یہ کرنا ہوگا۔ اب پھر میں چلا جاؤں گا اور قیامت کے دن میری ماں کا آپ سے (دامن پکڑ کر) سوال ہوگا (کہ آپ نے اپنے خلیفۃ المسلمین بنکے پوچھا جائیگا اس دن بعض لوگ تو جہنم میں جائیں گے۔ اور بعض جنت کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوشی کے مواقع پر

ایسے اشعار پڑھنا درست ہے جن میں اخلاقیات کا درس موجود ہو۔ جیسا کہ مقدمہ میں گذر چکا ہے۔ وہ بچیاں جنگ بدر اور یوم بعاث سے متعلق اشعار پڑھ رہی تھیں۔ یا مخاطب کو رحم کرم کے لئے مائل کرنا۔ اپنی عقیدت کا اظہار کرنے کے لئے بجائے نثر کے نظم میں اپنا مدعا پیش کرنا ثابت ہے۔ جیسا کہ عرب کے شاعر اعشیٰ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے اوپر کئے ہوئے مظالم کو منظوم کلام میں پیش کیا۔ اسی طرح میدان جنگ میں ایسے اشعار کا پڑھنا جن سے نوجوانوں کے دلوں میں جذبہ جہاد پیدا ہو یا ایسے ترانے پڑھنے اور اشعار بنانے جن سے قوم کے دلوں میں دین وملت کی محبت پیدا ہو نہ صرف جائز ہے بلکہ بہتر ہیں، جیسا کہ پہلے عبداللہ بن رواحہ کا وہ اشعار پڑھنے کا واقعہ گذر چکا ہے۔ جو انہوں نے فتح مکہ کے دن حرم میں پڑھے تھے۔ بلکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود حضرت حسان بن ثابت کو حکم فرمایا تھا کہ۔

"کفار کے مذموم اشعار کا جواب دے۔ جبریل امین تیرے ساتھ ہے۔"

اسی طرح تیراندازی کی مشق کرنا یا تلوار چلانے کی مشق کرنا وغیرہ امور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ صرف جائز ہیں - بلکہ محبوب ہیں سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے -

"جب تیر اندازی کا مقابلہ ہو اور گھوڑ دوڑ کا مقابلہ ہو تو فرشتے بھی وہاں حاضر ہوتے ہیں" (الحدیث)

اس لئے فقہ اسلامی کا ایک مسلمہ قاعدہ ہے کہ

جو کام جہاد کے لئے مفید ہو اور شریعت نے اس سے روکا نہ ہو اس کا سیکھنا اور سکھانا بہتر ہے - اس لئے کہ اس میں دین کا غلبہ اور کفر کی شکست ہے - (السیر الکبیر ۲ ص ۹)

"آخری" ان سطور کے تحریر کرنے سے غرض صرف یہ ہے کہ آج اس دور میں جب اس ملک میں مسلمانوں کو صحیح مسلمان بنانے کی ضرورت ہے - ان کے دلوں میں تیغ و سناں کا عشق پیدا کرنے کی ضرورت ہے بعض لوگ اسلامی تعلیمات کا لیبل لگا کر طاؤس و رباب کا درس دے رہے ہیں اور اس کو قوم کے انحطاط کا واحد علاج قرار دے کر قوم کو اس طرف بلا رہے ہیں ان لوگوں کی اس غلط فہمی یا عمداً غلط اقدام کو اس رسالہ کے ذریعہ دور کرنے کی کوشش کی گئی ہے - اور اللہ قبول فرمائیں - اور مجھے اور دوسرے سب بھائیوں اور بہنوں کو شیطانی خطرات سے محفوظ رکھیں -

سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے -

"جس گھر میں جرس (گھنٹی) یا تصویر یا کتا ہو - وہاں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے -"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج ہم اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں کہ گھٹی تو بجائے خود ہر گھر کے کمرے میں ریڈیو پوری عزت اور احترام سے موجود ہے۔ گھروں میں تصویریں آویزاں ہیں۔ جن میں غیر مردوں اور غیر عورتوں کی تعداد کافی موجود ہے۔ اور بلا ضرورت کتا پالنے کا شوق بھی آج ہم میں زیادہ پایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب پر اپنا رحم وکرم فرماوے۔

حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینی صاحب مدظلہ العالی کی تصانیف

معارف القرآن کے بارے میں حضرت لاہوریؒ کا ارشاد "اس کتاب کا ایک ایک حرف آب زر سے لکھنے کے قابل ہے" قیمت ۲ روپے

ضرورۃ القرآن اس کتاب کو مولانا شبیر احمد صاحب عثمانیؒ نے تقریظ فرما کر اسکولوں اور کالجوں کے نصاب میں داخل کرنے کی سفارش فرمائی۔ قیمت پانچ روپے صرف۔

درس قرآن مجید اس درس نے کئی بے دینوں کو پکا دیندار بنا دیا کئی خطا کاروں نے توبہ کر لی۔ واہ کینٹ میں اس درس کو سننے کیلئے سندھ اور قبائلی علاقے سے بھی لوگ آتے ہیں۔ ۶۰۰ صفحہ ہزار سے زائد صفحات پر مشتمل چار جلدیں مکمل قیمت بارہ روپے۔

شان صحابہ قیمت ایک روپے **درس حدیث** قیمت چار روپے **آغوش رحمت** قیمت دو روپے چار آنے یہ اور دیگر دینی کتب ان پتوں سے حاصل کریں۔ مدنی حافظ محمد مسلم فخر الارشاد متصل جامع مسجد گھمبیر پور مکتبہ مدنیہ۔ بادشاہی روڈ مسجد نقشبندی عیسیٰ ہوٹل کراچی ۳

توحیدی کتب خانہ مدرسہ تعلیم الفرقان توحید نگر ماچیواڑہ کراچی ۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن حکیم کا موسیقی کے ساتھ پڑھنا بالاجماع حرام ہے

(سابق) ڈائرکٹر مدارس مصر علامہ محمد حسنین مخلوف کا فتویٰ

"حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن حکیم کو عربوں کی طرز اور ان کی آواز سے پڑھو۔ یہود و نصاریٰ اور فاسقوں کی طرز سے اجتناب کرو۔ میرے بعد ایسی قوم پیدا ہوگی۔ جو قرآن کو گانے۔ رہبانیت اور رونے کے طرز پر پڑھیگی یہ قرآن ان کے حلقوم سے نیچے نہ اترے گا۔ وہ اور ان کو سننے والے اس اس فتنے میں مبتلا ہو جائیں گے"

(حدیث صحیح رواہ الطبرانی والبیہقی والعزیزی شارح الجامع الصغیر)

عربوں کے طرز سے پڑھنے کا مدعا یہ ہے کہ اس طرح خوش آوازی کے ساتھ تلاوت کی جائے کہ حروف اپنے مخارج سے ادا ہوں، یہود اور نصاریٰ اور فاسقوں کی طرز سے مراد یہ ہے کہ قرآن حکیم کے اصل الفاظ میں کمی بیشی کی جائے۔ کہیں غنہ کہیں مد پیدا ہو جائے یا کم ہو جائے یا حروف کے کسی وصف میں کمی بیشی آجائے۔ تو اس طرح پڑھنا تمام علمائے اسلام کے ہاں حرام ہے۔

(المدخل النیر ص۵۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ریکارڈنگ کے متعلق سلطان عبدالحمید خان رحمۃ اللہ علیہ

(سابق) زیبِ خلافت اسلامیہ کا حکم

امیر المومنین رئیس المجاہدین بادشاہ دنیا و دین شریعت پناہ ظل اللہ حضرت سلطان المعظم مولانا عبدالحمید خان غازی خلد اللہ ملکہ نے عالی مقام شیخ الاسلام مدظلہ کے فتویٰ سے تمام قسم دراسلام میں فرمان شائع فرمادیا۔ اور اخبارات وغیرہ میں بھی چھپوا دیا کہ جو شخص کلام اللہ شریف کی کچھ آیات یا آذان وغیرہ کلمات سے طیبات کو گراف میں بھروائے گا وہ بدبخت چھ ماہ کے لئے جیل بھیج دیا جائے گا۔

(اللؤلؤ المکنون فی احکام فونوگراف مرتبہ ۵۷ھ)

"اسلام اور موسیقی"

از مولانا مجیب اللہ صاحب ندوی رفیق دارالمصنفین اعظم گڑھ

یہ ایک کتاب کا نام ہے جس کے مؤلف پھلواری صاحب ہیں اس کتاب کی زیارت کا موقع تو نہیں ملا۔ مگر ابھی اپریل ۵۸ء کے ثقافت میں اس کتاب کا ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضمیمہ شائع ہوا ہے۔ اس ضمیمہ کے بارے میں اظہار رائے نہ کرنا ایک معصیت سمجھتا ہوں اس لیے چند باتیں عرض کر دیتا ہوں۔

پھلواری صاحب اس ضمیمہ میں فرماتے ہیں۔ اس سے پہلے میں نے اس موضوع کے سلسلے میں قرآن پر صرف منفی پہلو سے غور کیا تھا۔ یعنی یہ کہ اس میں عدم جواز کے پہلو کیا کیا ہیں۔ لیکن اپنے ایک محترم دوست کے توجہ دلانے پر انہوں نے مثبت حیثیت سے بھی غور کیا۔ یعنی یہ کہ قرآن میں موسیقی کے جواز کی کیا کیا دلائل ہیں ان کی عبارت ملاحظہ ہو

لیکن چند روز ہوئے اپنے ایک محترم دوست کی بدولت ایک مثبت تجسس بھی پیدا ہو گیا یعنی یہ خیال آیا کہ آخر کیا وجہ ہے کہ قرآن میں موسیقی نغمات کا کوئی ذکر نہیں درانحالیکہ وہ زندگی کے بے شمار جمالیاتی گوشوں کا ذکر کرتا ہے۔ جنت اور جنتی زندگی کی تمام نعمتوں اور جمالی پہلوؤں کو طرح طرح کے نئے نئے انداز سے بیان کرتا ہے۔ موسیقی اور غنا کی طرف توجہ بھی نہیں کرتا۔ کیا حس سماع انسانی فطرت سے اس قدر دور ہے کہ اس کا ذکر تک نہ آئے۔

(ثقافت مارچ اپریل ۵۸ء)

قرآن کے اندر غنا کا ذکر نہ پاکر مولانا انتہائی ذہنی کشمکش میں مبتلا تھے۔ مگر مَنْ جَدَّ وَجَدَ (جو کوشش کرتا پاتا ہے) کے تحت مولانا کی یہ ذہنی کشمکش زیادہ دیر تک باقی نہیں رہتی بلکہ ان کے پرجمال ذہن نے اپنے ذوق جمال کی تسکین کے لئے قرآن سے دو آیتیں ڈھونڈ ہی نکالیں۔ وہ آیتیں یہ ہیں۔

اَنْ خَلُوْا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِیْ رَوْضَةٍ یُّحْبَرُوْنَ

پہلی آیت کا ترجمہ۔ مولانا نے فرمایا ہے۔

تم اور تمہارے جوڑے جنت میں جاؤ جہاں تمہیں نغمے سنائے جائیں گے۔

دوسری آیت کا ترجمہ یہ فرمایا ہے کہ

جو لوگ ایمان لائے اور اس کے مطابق عمل کئے وہ چمن میں نغمے سن رہے ہوں گے

قطع نظر اس سے کہ یُحْبَرُوْن اور تُحْبَرُوْن کے کیا معنی ہیں مولانا سے ایک بات نہایت ادب کے ساتھ دریافت کرنا چاہتا ہوں یہ ذکر آپکی اس جنت ارضی کا ہے یا اس جنت الفردوس کا جو ہمیں موت کے بعد ملے گی۔ آپ نے

بابر بہ عیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست

کے قائل ہیں۔ تو پھر اسکو آپ اپنی جنت ارضی کا واقع سمجھ لیجئے اور پھر اپنے ذوق جمال کی جس طرح چاہے تسکین کیجئے۔ لیکن اگر یہ ذکر ہے اس عالم آخرت کا جس سے ہم کو سابقہ موت کے بعد پڑے گا۔ تو پھر خدارا ہمیں بتلایئے کہ اس جنت میں جو چیزیں ہمیں ملیں گی کیا ان سب کو ہم اس دنیا میں بھی جائز سمجھ لیں یہاں ہمارے لئے شراب حرام ہے جنت میں حلال ہوگی یہاں ہم صرف چہار شادیوں کے پابند ہیں۔ وہاں یہ پابندی نہ ہوگی یہاں مردوں کے لئے ریشم کا پہننا سونے کا استعمال حرام ہے مگر وہاں دیباج و حریر استبرق اور اساور ذہب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقف کا استعمال جائز ہوگا۔ یہاں ہم دیدار الٰہی سے محروم ہیں۔ وہاں دیدار الٰہی سے بہرہ ور ہونگے یہاں آگ میں جلا کر جانوروں تک کو مارنے سے منع کیا گیا ہے۔ مگر وہاں انسان کو آگ میں جلایا جائے گا۔ اگر مولانا اس پہلو پر ٹھنڈے دل سے غور کر لیتے تو ان کو ان آیات سے اپنا مدعا ثابت کر کے قرآن کی کھلی ہوئی تحریف کی جرأت نہ ہوتی

اوپر جو بات کہی گئی ہے۔ اگر صرف اسی ایک بات کو سامنے رکھا جائے تو مولانا کے استدلال کی یہ بلند عمارت زمین پر آ رہتی ہے لیکن انہوں نے اسکا یہ جواب دینے کی کوشش کی ہے کہ سونا اور شراب معاشی عدم توازن کی وجہ سے ناجائز ہے، اگر یہ توازن باقی رہے تو کوئی حرج نہیں۔ مگر مولانا کا یہ اجتہاد کسی دلیل پر مبنی ہوتا تو پھر زیادہ وزنی ہوتا پھر اور دوسری چیزیں جو جنت میں حلال ہیں ان کے بارے میں کیا ارشاد ہے۔ یہ کس عدم توازن کی بنا پر جائز ہیں اور پھر یہ دعویٰ بالکل بے بنیاد ہے کہ جنت تو معاشرہ کا ایک مثالی نصب العین ہے۔ غور کیجئے کہ یہ باتیں کس قدر مضحکہ انگیز ہیں کیا ہر شخص کو یہاں شراب ملنے لگے تو شراب پینی جائز ہو جائیگی۔ کیا اگر کسی معاشرہ کے افراد کو چار سے زیادہ عورتیں ملنے لگیں تو اسلامی نقطۂ نظر سے ان کو اپنے حبالۂ عقد میں لانا جائز ہوگا۔ پھر اس کے معنی تو یہ ہوئے کہ اسلام نے حرام و حلال کی جو قیدیں لگائی ہیں وہ سب عارضی اور اضافی ہیں۔ یہ تو اسلام کا فلسفہ نہ ہوا بلکہ کارل مارکس کا فلسفہ ہوا اسی کے ساتھ وہ اگر اس بات کی بھی وضاحت فرما دیتے تو اچھا ہوتا کہ آپ کی جنت ارضی اور جنت الفردوس میں کوئی فرق ہے یا نہیں؟ انہوں نے چند اہل لغت کی آرا نقل کر کے اپنے دعوے کو مضبوط کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہم بھی اہل لغت اور مفسرین کی آرا نقل کرتے ہیں۔ جن سے اندازہ ہوگا کہ تمام مفسرین اور اہل لغت کی تشریحات اس کے خلاف ہیں۔ مولانا نے اپنے دعوے میں زجاج لغوی کا قول نقل کیا ہے کہ حیوۃ السماع فی الجنۃ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کل نغمۃ حسنۃ یعنی جتنی نغمے اور اچھے گانے کو کہتے ہیں۔ مگر زجاج کا یہی قول صاحب اللسان العرب نے مذکورہ آیت کی تفسیر میں نقل کیا ہے وہ لکھتے ہیں قال الزجاج قیل ان الجبرۃ السماع فی الحسنۃ زجاج نے کہا ہے کہ کہا گیا ہے کہ جبرہ یہاں جتنی گانے کے معنی میں ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ زجاج کا ذاتی قول نہیں ہے۔ بلکہ انہوں نے کسی دوسرے کا قول نقل کیا ہے اور وہ بھی قیل کے لفظ سے۔ یہ تو مولانا جانتے ہی ہونگے کہ جو چیز قیل کے لفظ سے محققین لکھتے ہیں وہ اس کے ضعف کو ظاہر کرتا ہے کیونکہ اس میں کہنے والا معلوم نہیں ہوتا پھر اسکو بھی جانے دیجئے صاحب لسان نے زجاج کے بارے میں اس سلسلہ میں ایک ایسی بات لکھی ہے جس سے مولانا کا سارا استدلال ہی بیکار ہو جاتا ہے وہ لکھتے ہیں۔

وقال (الزجاج) فی قولہ تعالیٰ انتم واز واجکم تحبرون معناہ تکرمون اکراما یبالغ فیہ والحبرۃ المبالغۃ فیھا وصف بجمیل۔	زجاج نے کہا ہے کہ آیت انتم واز واجکم تحبرون کے معنی ہیں کہ وہاں تمہاری خوب خاطر مدارت کی جائیگی اور حبرۃ کہتے ہیں کسی خوبی کی مبالغہ کے ساتھ توصیف کرنے کو سو لانا حبرہ کے معنی زجاج سے "بمعنی نغمے"

نقل کئے تھے مگر یہاں پوری آیت کی تفسیر ہے ان سے منقول جس میں مولانا کے استدلال کے لئے کوئی گنجائش ہی باقی نہیں رکھی ہے یہ نقل فرمانے کے بعد صاحب لسان کہتے ہیں کہ ھذا نص قولہ یہ زجاج کا صریح قول ہے یعنی اوپر انہوں نے دوسروں کی رائے نقل کی تھی اور یہ ان کی ذاتی رائے ہے مولانا نے اتنی کاوش کے بعد ایک بے چارے زجاج کو اس سلسلہ میں گھسیٹا تھا۔ اور وہ بھی ان کے ہاتھ سے نکل گیا۔ اب دیکھئے تو مولانا جتنی نغمے جائز کرنے کی کیا تدبیر کرتے ہیں۔ یہ بھی پیش نظر رہے کہ صاحب لسان کا قول زجاج کے بارے میں صاحب تاج العروس سے زیادہ معتبر ہے۔ زجاج کا قول نقل کرنے کے بعد صاحب لسان لکھتے ہیں ہر اچھی لو بھلی چیز کو حبر کہتے ہیں غرض یہ کہ حبر اور حبرۃ کے بنیادی اور اصل معنی کسی چیز میں حسن پیدا کرنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں چنانچہ اس وجہ سے رشیانی کو عبر کہتے ہیں کیونکہ اس کے تحریر میں ایک حسن پیدا ہو جاتا ہے اسی لئے جرجانی علم کو کہتے ہیں کہ اس کی بات میں دوسروں کے مقابلہ میں حسن زیادہ ہوتا ہے اسی لئے نعمت اور انعمت کو جمع کہتے ہیں کیونکہ اس میں سرور اور خوشی اور حسن ہوتا ہے عروت کو فجرہ کہتے ہیں اس لئے کہ وہ تمام مسرتوں کا مرکز ہوتی ہے اسی حضرت ابو موسیٰ اشعری کے اس قول کا جواب بھی نکل آیا جو انہوں نے آپ سے فرمایا تھا کہ میں اگر جانتا کہ آپ میرا قرآن سن رہے ہیں تو ۔۔۔۔ میں اور بناکر اور کے ساتھ پڑھتا صاحب بحار الانوار نے اسکی تشریح ان الفاظ میں کی ہے ای تحسین الصوت وتجزید یعنی آواز میں حسن اور گداز پیدا کرنیکو تجبیر کہتے ہیں صاحب لسان العرب کہتے ہیں کہ حسن خط اور کلام وشعر اوغیر ذالک نقد جیدا اور جیدا ہر تحریر کلام اور شعر جس میں حسن پایا جائے اسکو تجید کہتے ہیں درجہ ۲۰۰ حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں آتا ہے فرائی مانیھا من الحق والسرور بہشت میں جو نعمت اور خوشیاں ہے اسکو آپنے ملاحظہ فرمایا تحسین صوت اور گانے میں بڑا فرق ہے تحسین صوت کی اجازت ہے لیکن گانے کے سلسلہ میں آپکا اسوہ یہ تھا کہ ان اسمع الغناء وضع اصابعہ فی اذنیہ (ابو داؤد) کبھی گانے کی آواز آپکے کانوں میں آتی تو آپنے دونوں کانوں میں انگلی ڈال لیتے تھے مولانا نے جنت کو ہمارے لئے معاشرہ کا مثالی نمونہ بنانیکی جو کاوش کی ہے اور اسکے لئے جو دلائل فراہم کئے ہیں انکی حقیقت آپنے ملاحظہ فرمالی اب ذرا اردو کے چند ممتاز مترجمین کے قرآن کے ترجمے بھی ملاحظہ فرمالیجئے فہم فی روضۃ یحبرون کا ترجمہ مولانا اشرفعلی تھانوی کرتے ہیں وہ تو باغ میں مسرور ہونگے ادخلوا الجنۃ انتم وازواجکم تحبرون کا ترجمہ کرنے میں تم اور تمہاری بیویاں خوش خوش جنت میں داخل ہو جاؤ پہلی آیت کا ترجمہ شیخ الہند کرتے ہیں۔ سو باغ میں ہوں گے انکی آؤ بھگت ہوگی۔ دوسری آیت کا ترجمہ کرتے ہیں چلے جاؤ بہشت میں تم اور تمہاری عورتیں عزت کی جائیگی۔ ڈپٹی نذیر احمد صاحب یحبرون کا ترجمہ انکی خاطر داریاں ہو رہی ہونگی کیا ہے اور تحبرون کا ترجمہ تم اور تمہاری بیویاں اکرام کے ساتھ جنت میں داخل ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسکے علاوہ قاضی زین العابدین نے قاموس القرآن میں اور مولانا عبدالرشید نعمانی نے لغات القرآن میں حبر اور حبرہ کے معنی سرور خوشی اور اکرام کے کئے ہیں اور مولانا وحید الزمان مرحوم لغات الحدیث میں حبر کے معنی اچھا کرنا، رنگین کرنا، خوش ہونا، عیش کرنا لکھتے ہیں۔ یہاں ایک اور بات ضمناً عرض کر دینی ضروری سمجھتا ہوں وہ یہ کہ پھلواری نے مولانا عین الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ جیسے خدا ترس اور متقی بزرگ کے بارے میں گراموفون سننے کی جو روایت نقل کی ہے وہ انکے اوپر سراسر الزام ہے مولانا کے بڑے قریبی جاننے والوں میں اعظم گڑھ میں حافظ عبداللہ صاحب غازی پوری کے خاندان کے لوگ ہیں وہ سب لوگ اس سے انکار کرتے ہیں اسکے علاوہ انکے حقیقی نواسوں اور بھانجوں سے بھی میری برسوں ملاقات رہ چکی ہے ان میں کسی نے یہ واقعہ بیان نہیں کیا حالانکہ انکے اتنے واقعات میں سن چکا ہوں کہ ان پر ایک مضمون لکھا جا سکتا ہے۔ وما علینا الا البلاغ۔

صدق: یہ تو بالکل کھلی ہوئی بات ہے کہ جنت کے احکام ہماری دنیا سے بہت ہی مختلف ہونگے۔ کیا وہاں بھی نماز پانچ وقتوں کی قید کے ساتھ استقبال قبلہ اور طہارت و وضو کی شرطوں کے ساتھ فرض ہوگی؟ رمضان میں مہینہ بھر طلوع سے غروب تک روزہ رکھنا فرض ہوگا؟ نکاح بھی متعارف طریقہ سے دو گواہوں اور تعین مہر کے بعد ہی جائز ہوگا؟ ایک دو نہیں سینکڑوں سوال اس قسم کے کئے جا سکتے ہیں اور ہر ایک کا جواب بالکل ظاہر ہے۔ تو بالفرض یحبرون کے معنی وہی ہوتے جو مصنف نے ایک سند ضعیف کے ساتھ ایک لغوی کے حوالہ سے نقل کئے ہیں جب بھی جواز کا استدلال بے بنیاد رہتا چہ جائیکہ جب خود وہ معنی لینا بھی محل بحث ہے۔ آخر میں اس سلسلہ میں ایک بزرگ کے تعامل سے متعلق جو تردیدی مضمون ہے وہ بھی اصلاً رسم ہے جو کسی بزرگ سے کوئی منکر اگر ثابت بھی ہو تو ان بزرگ کے لئے کوئی تاویل کر لی جائے گی نہ یہ کہ ان کے عمل سے خود اس منکر کے جواز پر استدلال کیا جائے۔

(صدق ۲۲ مئی ۵۸ء)

99 ..... مسجد ماڈل ٹاؤن - لاہور
نمبر 0277 ....
www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہندی تقویم سنہ ہجری المقدس

ایام	محرم الحرام				صفر المظفر				ربیع الاول				ربیع الثانی				جمادی الاول				جمادی الثانی			
جمعہ	۳۰	۲	۹	۱۶	—	۷	۱۴	۲۱	۲۸	—	۶	۱۳	۲۰	۲۷	—	۴	۱۱	۱۸	۲۵	—	۲	۹	۱۶	۲۳
ہفتہ	—	۳	۱۰	۱۷	۱	۸	۱۵	۲۲	۲۹	—	۷	۱۴	۲۱	۲۸	—	۵	۱۲	۱۹	۲۶	—	۳	۱۰	۱۷	۲۴
اتوار	—	۴	۱۱	۱۸	۲۵	۹	۱۶	۲۳	—	۱	۸	۱۵	۲۲	۲۹	—	۶	۱۳	۲۰	۲۷	—	۴	۱۱	۱۸	۲۵
پیر	—	۵	۱۲	۱۹	۲۶	۱۰	۱۷	۲۴	—	۲	۹	۱۶	۲۳	۳۰	—	۷	۱۴	۲۱	۲۸	—	۵	۱۲	۱۹	۲۶
منگل	—	۶	۱۳	۲۰	۲۷	۱۱	۱۸	۲۵	—	۳	۱۰	۱۷	۲۴	—	۱	۸	۱۵	۲۲	۲۹	—	۶	۱۳	۲۰	۲۷
بدھ	—	۷	۱۴	۲۱	۲۸	۱۲	۱۹	۲۶	—	۴	۱۱	۱۸	۲۵	—	۲	۹	۱۶	۲۳	۳۰	—	۷	۱۴	۲۱	۲۸
جمعرات	۱	۸	۱۵	۲۲	۲۹	۱۳	۲۰	۲۷	—	۵	۱۲	۱۹	۲۶	—	۳	۱۰	۱۷	۲۴	—	۱	۸	۱۵	۲۲	۲۹

ایام	رجب المرجب				شعبان المعظم				رمضان المبارک				شوال المکرم				ذوالقعدہ				ذوالحجہ			
جمعہ	—	۶	۱۳	۲۰	۲۷	—	۵	۱۲	۱۹	۲۶	—	۳	۱۰	۱۷	۲۴	—	۱	۸	۱۵	۲۲	۲۹	—	۶	۱۳	۲۰	۲۷
ہفتہ	—	۷	۱۴	۲۱	۲۸	—	۶	۱۳	۲۰	۲۷	—	۴	۱۱	۱۸	۲۵	—	۲	۹	۱۶	۲۳	۳۰	—	۷	۱۴	۲۱	۲۸
اتوار	۱	۸	۱۵	۲۲	۲۹	—	۷	۱۴	۲۱	۲۸	—	۵	۱۲	۱۹	۲۶	—	۳	۱۰	۱۷	۲۴	—	۱	۸	۱۵	۲۲	۲۹
پیر	۲	۹	۱۶	۲۳	—	۱	۸	۱۵	۲۲	۲۹	—	۶	۱۳	۲۰	۲۷	—	۴	۱۱	۱۸	۲۵	—	۲	۹	۱۶	۲۳	—
منگل	۳	۱۰	۱۷	۲۴	—	۲	۹	۱۶	۲۳	۳۰	—	۷	۱۴	۲۱	۲۸	—	۵	۱۲	۱۹	۲۶	—	۳	۱۰	۱۷	۲۴	—
بدھ	۴	۱۱	۱۸	۲۵	—	۳	۱۰	۱۷	۲۴	—	۱	۸	۱۵	۲۲	۲۹	—	۶	۱۳	۲۰	۲۷	—	۴	۱۱	۱۸	۲۵	—
جمعرات	۵	۱۲	۱۹	۲۶	—	۴	۱۱	۱۸	۲۵	—	۲	۹	۱۶	۲۳	۳۰	—	۷	۱۴	۲۱	۲۸	—	۵	۱۲	۱۹	۲۶	—